

Vol. II
No. 5



Monday
16th June, 1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	PAGE
Starred Questions and Answers	235-243
Unstarred Questions and Answers. ..	243-244
Discussion on the Non-official Resolution No. 1. ...	244-279
Business of the House	279-280

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1952

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

MONDAY, THE 16TH JUNE 1952.

(Fifth day of the Second Session.)

THE HOUSE MET AT NINE OF THE CLOCK
[MR SPEAKER IN THE CHAIR]

Starred Questions and Answers

Mr Speaker We shall now take up Questions.

DESTRUCTION OF CROPS BY BEASTS

* 90. *Shri A Raja Reddy* (Sultanabad). Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state

(1) Whether crops are destroyed this year by wild beasts in Sultanabad taluq ?

(2) Whether farmers have no gunsto fight the wild beasts ?

(3) If so, what action has been taken towards this part of the 'Grow More Food' Scheme ?

(4) Whether any facilities have been provided for ryots to acquire guns easily ?

The Minister for Agriculture and Supply (Dr Chenna Reddy) :

(1) This is a normal source of damage in areas adjacent to forests Presumably, some damage may have been caused this year in parts of the Taluq bordering forest areas.

(2) It is true that most of the farmers have no fire arms.

(3) Proposals for organising Shikar parties, giving rewards for killing wild animals, requisitioning the services of Police in case of large-scale damages, etc are under consideration, of Government

(4) Collectors are empowered to issue licences for muzzle-loading and breech-loading guns and rifles.

Shri A Raja Reddy Does the Government propose to relax certain restrictions in the matter of getting guns in view of the changed conditions.

Dr. Chenna Reddy I might suggest that this question should be addressed to the hon Home Minister

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) - کیا یہ صحیح ہے کہ اس سلسلہ میں عوام نے اپنی مشکلات کا اظہار اخبارات کے ذریعہ کیا تھا۔ لیکن اسکے باوجود حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا۔

Dr Chenna Reddy In cases which have been brought to our notice, necessary action has been taken

شری عبدالرحمن - یہ ہو سکتا ہے کہ اس سلسلہ میں ایکس لیا گیا ہے نوکرا آرہیل مسٹر پاسکتے ہیں کہ کس کس صلح میں ایکس لیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I cannot say at this stage the different actions taken at different stages

شری کے - ویکٹ رام راؤ (چاکنڈور) - کیا آرہیل مسٹر پاسکتے ہیں کہ ابراہیم بٹ کے تحصیلدار صاحب اور ڈپٹی صاحب کے پاس ایک سکاٹ بیس کیگٹی بھی کہ وائلڈ بیسٹس (Wild beasts) فصل خراب کر رہے ہیں اسکے باوجود انہیں مرل لوڈنگ گنس (Muzzle-loading guns) واس نہیں دی گئیں۔

Dr Chenna Reddy I do not know where that representation was made and if the complaint is brought to my notice I will certainly look into it

شری عبدالرحمن - ابراہیم بٹ تعلقہ میں دو ہندوؤں کیگٹی نہیں وہ دوبارہ کون واپس لے لی گئیں ؟

Dr. Chenna Reddy Nothing like that as yet

شری گوپٹی گنگاریڈی (زمل - عام) - اگر مہرنائی کر کے آرہیل مسٹر ہدی میں جواب دہی تو مناسب ہوگا۔

Dr Chenna Reddy It would facilitate my enquiring into it if specific cases are brought to my notice

شری اناجی راؤ (برہنی) - برہنی صلح میں خاص طور پر حیتور تعلقہ میں سوروں کی وجہ سے فصل کو بہت نقصان پہنچا ہے اسلئے وہاں کے لوگوں نے ہندوؤں کے لئے درخواست دی بھی اسکا کیا انتظام کیا گیا ہے ؟

Dr. Chenna Reddy : If this would have been brought to my notice earlier, I would have definitely looked into it.

شری لکشمی کوٹڈا (آصف آباد - عام) - فی الواقعہ سوروں کی وجہ سے فصاں حراب ہو رہی ہیں۔ کنا اس بارے میں آرڈینل مسٹر کچھ سوچ رہے ہیں ؟

Dr Chenna Reddy These details I have already submitted to the House. Certainly, there are different cases in different parts of the State and necessary steps are being taken in facilitating the giving of guns by empowering the Collectors and also by arranging Shikar parties, etc

شری داجی شکر راؤ (عادل آباد) - ہتیاروں کی سپلائی کا کیا طریقہ ہے ؟ ہتیار کی سپلائی کس لوگوں کو کھاتی ہے ؟ کیا اسکے لئے کوئی طریقہ معین کیا گیا ہے ؟

Dr Chenna Reddy It is at the discretion of the District Collectors who are authorised to do this

شری جے۔ رام ریڈی (نرساپور) - بدوں کے لئے تعلقدار صاحب سگاریڈی کے پاس درحواستیں بیس کی گئیں - ناوحد ایکسال ہوئے کے اتک بدوں سپلائی نہیں کی گئی - اس تاحر کی کیا وجہ ہے ؟

Dr. Chenna Reddy I am sorry, I do not have any specific information about this. But I assure the House that I will see to it that no delay is caused in such cases

Mr Speaker Let us proceed to the next question

ALL INDIA CONFERENCE OF SOCIAL SERVICE

* 86 *Shri A Raja Reddy* : Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

(i) Whether the Hyderabad Branch of the All India Conference of Social Service is a Government organisation ?

(ii) If not, why Government servants like Tahsildars are collecting monies from the ryots for the organization like Government demands ?

سوشل سروس مسٹر (شری شکر دیو) یہ گورنمنٹ کا آرگنائزیشن ہے اس کا گورنمنٹ سے کوئی سمبندہ نہیں ہے - تحصیلداروں کو اس کے سمبندہ میں کوئی ادھیکار نہیں دیا گیا ہے -

شری ویکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ کریمنگر تعلقہ کی سوشل سروس کمیٹی (Social Service Committee) کے سکریٹری حود وہاں کے تحصیلدار صاحب ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شرقی شاہ جہاں بیگم (رگی) - کیا سوسپل سروس میں گورنمنٹ سروس بھی حصہ لے سکتے ہیں ؟

شری تشکر دیو - گورنمنٹ کی جانب سے کوئی ممانعت نہیں ہے ۔

شری سری پت راؤ (پٹر) - کیا یہ صحیح ہے کہ سوسپل سروس کمٹی کے ارکان افسروں کے درجہ جلدے وصول کرتے ہیں ؟

• شری عبدالرحمن - اور نٹل نٹواریوں کے درجہ بھی سوسپل سروس کیلئے رنڈستی جلدے وصول کئے جاتے ہیں ؟

شری تشکر دیو - رنڈستی نو جلدے وصول نہیں کئے جاتے ۔

شری لکشمی کوٹڈا - گورنمنٹ کی جانب سے کیا کوئی اسے احکام دئے گئے ہیں کہ سرکاری ملازمین سوسپل کاموں میں حصہ نہ لیں ؟

شری تشکر دیو - سرکار کی طرف سے ایسے کوئی ممانعتی احکام نہیں ہیں ۔

شری مادھو راؤ پرلیکر - (ہنگولی - محمود) سوسپل سروس کیلئے جلدے وصول کرنے کی کیا گورنمنٹ کی جانب سے احارب دی گئی ہے ؟

شری تشکر دیو - صحیح طور پر اگر کوئی جلدے لے پاس کے لئے احارب کی ضرورت نہیں ہے ۔

شری عبدالرحمن - جو جلدے سوسپل سروس کیلئے وصول کئے گئے ہیں وہ کیا کئے گئے ؟

شری تشکر دیو - اسکے لئے نوٹس کی ضرورت ہے ۔

شری ادھو راؤ پٹیل (عثمان آباد - عام) - سوسپل سروس کے لئے جلدے جمع کرنے میں کیا تحصیلدار صاحبین اپنی پوزیشن کا استعمال نہیں کر رہے ہیں ؟

شری تشکر دیو - یہ خبر غلط ہے ۔

شری اباچی راؤ - کیا آنریبل مسٹر کے نام ایسی سکاٹیں وصول ہوئی ہیں کہ چندوں کے نام سے رسوئیں بھی لیجاتی ہیں ؟

شری تشکر دیو - ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ۔

شری گرواریٹی (سڈی پیٹھ) - اگر سرکاری ملازمین کو اس طرح جلدے وصول کرنے کی احارب دیا جائے تو کیا وہ اپنے عہدہ کا غلط استعمال نہ کریں گے ؟

شری شکر دیو - قطعی نہیں کر سکتے -

شری داجی شکر راؤ - سوسیل کائرس کے لئے حورولس (Rules) نائے گئے ہیں اسکے عہدہ کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ؟

مسٹر اسپیکر - اس سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ سوسیل سروس کاعلق گورنمنٹ سے ہیں اس لئے اسکے جواب کی ذمہ داری گورنمنٹ پر نہیں ہے -

شری سری راملو - کیا آئریل مسٹر جانتے ہیں کہ منتہی کے ایک تحصیلدار نے ماہ ہمارے میٹریٹی کیلئے جمع کئے بھے لیکن وہ لایہ ہو گئے ہیں ؟

شری شکر دیو - میں سمجھتا ہوں کہ اسکا کوئی سمدہ (Sabdh) اس سوال سے نہیں ہے -

Mr. Speaker : We shall proceed to the next question.

REHABILITATION CAMPS

* 91 Shri G Hanumantha Rao (Mulug) . Will the hon. Minister for Social Service be pleased to state

Whether and if so, how many persons died in the Rehabilitation camp in Warangal ?

شری شکر دیو - ورنگل کے ساح سوا سڈلی کے کمب میں کچھ لوگ مر گئے ہونگے -

شری کے - ایل نرسہوان راؤ (بلندو - عام) - کیا سوسیل سروس کمب کے حواریں بیمار ہو گئے بھر ان کے لئے کچھ انتظام کیا گیا تھا ؟

شری شکر دیو - پوری طرح سے کیا گیا تھا -

شری لکشمین کوٹڈا - کیا وہاں واقعی کچھ لوگ مرے ہیں ؟

شری شکر دیو - چھان بین کرے سے معلوم ہوا کہ حتے مرے ہیں ان سے زیادہ پیدا ہو گئے ہیں -

شری داجی شکر راؤ - حتے مرے ہیں کیا انکی تعداد آتتا سکتے ہیں ؟

شری شنکر دیو - اس کے لئے نوٹس کی ضرورت ہے -

شری اناجی راؤ - کیا چھان بین کرنے وقت برتہ (Birth) کا حساب بھی رکھا گیا ہے ؟

شری شنکر دیو - جی ہاں -

شری وی۔ ڈی۔ دتشیانڈے (ایپاگوڑہ) - اس سلسلہ میں احبار اب میں خبر آئی تھی کہ ایم بیر (M Ps) اور ایم ایل ایر (M L As) نے وہاں جا کر دیکھا ہے اور ان کے کہنے کے مطابق تقریباً دس ہزار آدمی مر گئے ہیں۔ حکومت کے ریکارڈ کی رو سے کیا فیگرس (Figures) ہونگے ؟

شری شنکر دیو - اسکا کوئی آدھار نہیں ہے یہ بالکل سسلس انفورمیشن (Baseless information) ہے -

شری داجی شنکر راؤ - آپ نے ہو فیگرس دئے ہیں کیا وہی صحیح ہو سکتے ہیں اور دوسرے ممبرس پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا ؟

مسٹر اسپیکر - ہو انفرمیشنس آنریبل مسٹر کی جانب سے دیا جا رہا ہے اس کو صحیح سمجھا جائے - اس پر کوئسجس (Questions) ہیں کئے جاسکتے -

شری عبدالرحمن - ایم بیر اور ایم ایل ایر کی تحقیقات میں جو مواد ظاہر کیا گیا ہے اگر وہ غلط ہے تو کیا حکومت کی جانب سے اسکی تردید کی گئی ہے ؟ اور اگر کی گئی ہے تو کب کی گئی اور کس احبار کے ذریعہ کی گئی ہے ؟

شری شنکر دیو - اسی وقت کی گئی ہے جب کہ کوئسجس آیا تھا -

شری کے۔ یل - نرسہوان راؤ - ایم۔ نر اور ایم ایل ایر کی جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی کیا اس نے حیدر آباد میں رہکر رپورٹ دی یا وہاں جا کر انکوائیری (Enquiry) کر کے رپورٹ دی ؟

شری شنکر دیو - اسمبلی کی طرف سے ایسی کوئی کمیٹی مقرر نہیں کی گئی ہے -

شری لکشن کوہلا - ان امواب کی کیا کوئی خاص وجہ تھی یا عام ؟

شری شنکر دیو - میں بتا چکا ہوں کہ وہ بیچرل ڈیتھ (Natural death) مرے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی (نلگنڈہ - عام) - کتنے مرے ہیں کیا اسکے بارے میں آپ کے پاس انفورمیشن ہے ؟

شری شنکر دیو - نہیں ہے -

شری کٹھ رام ریڈی - میں یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ریہابیلیٹیشن کمپس (Rehabilitation Camps) میں آخر کتنی امواب واقع ہوئی ہیں ؟ آخر تعداد کیا ہے ؟

شری شکر دیو - ورنل میں ایسے آٹھ کمپس (Camps) ہیں - اگر کسی پریکولر کمپ (Particular camp) کے بارے میں آپ جاہا جاتے ہیں تو اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - ڈیشپانڈے - یہ انفرمیشن جاہا جاہا ہے کہ ہر کمپ میں کتنے آدمی مرے ہیں ؟

شری شکر دیو - اسکے لئے نوٹس دیجئے -

شری وی - ڈی - ڈیشپانڈے - یہ ایک اہم سوال ہے اور اسکے متعلق احکارات میں جی اطلاع آچکی ہے لیکن اسکے بارے میں کیا آنکو معلومات ہیں ؟

چیف مسٹر (شری - بی رام کشن راؤ) - اگر احکارات ہوتو میں انٹرویو (Intervene) کروں - اس سوال - جس طرح محب کی جاہا ہے وہ محض پروپگنڈہ کیلئے کی جاہا ہے جیسا کہ مسٹر فار سوسل سروس نے کہا ہے - میں اتھارٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اتنا میں جب کہ کمپ قائم کیا گیا تھا بیس پیس ڈتھس (Deaths) کاٹرا (cholera) کی وجہ سے ہوئی تھیں اسکے ادھار ہر ایک عبارت تعمیر کریں کو شس کی جاہا ہے - اسکے سوا کوئی دوسری چیز نہیں - اگر کوئی پریکولر (Particular) حذر ہوتی ہو اسکے ڈیٹیلز (Details) بتائے جائے - اس سلسلہ میں میں نے پریس کانفرس میں ڈیٹیلز بتائے ہیں اور اسکی تردید کی ہے - میں نے خود ان سے کہا تھا کہ وہ میرے ساتھ جلیں اور کہے ڈتھس ہوئے ہیں مجھے بتلائیں - اس طرح بیسلس (Baseless) طریقہ ہر حکومت کو ندامت کرسکی کوشش کی جاہا ہے - میں معرور ارکان سے یہ خواہش کرتا ہوں کہ وہ اس طریقہ سے نار آئیں اور حکومت کی مدد کریں جو بہتر ہوگا -

شری لکشمی کوٹڈا - فی الوقت جو کوشش پیش کیا گیا ہے اس میں یہ صاف طور پر ہیکہ کتنے ڈتھس ہوئے ہیں - اس سلسلے میں کیا پریکولرس (Particulars) حاصل ہیں کئے گئے ؟

شری شکر دیو - ہر ایک کمپ میں کتنے ڈتھس ہوئے ہیں یہ ڈیٹیل طور پر معلوم کرنے کیلئے کافی ٹائم کی ضرورت ہے - اس وقت جنرل طور پر بتلایا جاچکا ہے کہ برٹس (Births) زیادہ ہوئے ہیں -

شری کٹھ رام ریڈی - اسکا مطلب یہ ہیکہ اب تک حتی اسواہ ہوئی ہیں انکی مہرست آپکے پاس موجود نہیں ہے -

مسٹر اسپیکر - آنرہل مسٹر نے کہدیا ہیکہ انفرمیشن کلکٹ (Collect) کیا جاہا ہے -

شری تسکر دیو - سوال میں یہ نہیں نایا گیا ہیکہ فلاں ڈیٹ سے فلاں ڈیٹ تک مواد کنصرورب ہے - سوال حمرل طور برکیا گیا ہے اس لئے حواب بھی حمرل طور بر دنا گیا -

شری وی-ڈی- ڈینپانڈے - سوال یہ تھا کہ کسے لوگ مرے ہیں - یہ ایک برٹیکولر کوسجی (Particular Question) ہے لیکن اسکے نا وحوود بھی تحت کے ڈنارٹمنٹ والوں نے آنکو مواد میں دیا - ہم حاتے ہیں کہ وہاں ایک حرار ڈتھس (Deaths) ہوئے ہیں -

شری - بی- رام کشن راؤ - یہ الگس (Allegation) علط ہے کہ ایک حرار سے رناده ڈتھس ہوئے ہیں - برانما فسی (Prima facie) حو بھی ہوگا تتلادیا حائیکا۔

شری وی-ڈی- ڈنشیانڈے - کیا یہ ماسب میں کہ اسکی تحقیقات م - ایل - ایر کی ایک کمیٹی سائی حاکر کہ جائے ؟

شری بی- رام کشن راؤ - کوئی ضرور میں - اگر آرریبل ممر جاحتے ہوں تو میرے ساتھ جلیں اور دکھائیں کہ کنا ڈفکٹس (Defects) ہیں - اس سے بڑھکر میں کوئی ضرور محسوس میں کرتا -

شری جی - ہمست راؤ - میں نے حو کوسجی رکھا ہے وہ صاف ہے - الگس کے ژباے میں مجھے رینالیتھس سنٹر (Rehabilitation centre) کے دیکھے کا انعاں حوا نو میں نے وہاں دیکھا کہ

مسٹر اسپیکر - کوسجی آور (Question Hour) میں ڈسکٹس نہیں کنا حانا جاحتے - آرریبل مسٹر نے یہ فرمایا کہ انفرمیش کلکٹ (Collect) کنا حارہا ہے - انکے ناس پورا انفرمیش کیوں میں آیا یہ علحدہ مسئلہ ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سوال یرڈ سکس میں حوسکتا -

شری وی-ڈی- ڈنشیانڈے - میں یہ درباب کرنا جاحتا ہوں کہ اگر ہم اسٹیٹمنٹ کے دربع نہ ثابت کردیں کہ ایک حرار سے زیادہ ڈتھس ہوئے ہیں تو کیا آرریبل ممر تحقیقاتی کمیٹی قائم کریگے ؟

شری بی- رام کشن راؤ - یہ علط ہے - جب حکوب یہ حاتی ہے کہ یہ بیسلس پروپاگنڈہ (Baseless Propaganda) ہے تو پھر کمیٹی کے قیام کی کوئی ضرور میں ہے -

شری کٹھ رام ریڈی - جب انفرمیش ہی کلکٹ میں کیا گیا ہے تو پھر کیسے کنا حاتا ہے کہ یہ الیکیشن (Allegation) بیسلس (Baseless) ہے ؟

مسٹر اسپیکر - انفرمیشن کلکٹ (Collect) ہو رہا ہے ۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ انفرمس کلکٹرس کے پاس موجود ہے۔ نہ ہیں کہ ہمارے پاس کوئی انفرمسر ہی نہیں ہے۔

شری پی۔ ریڈی (ابراہیم پٹن۔ عام)۔ چیف مسٹر کس بسس (Basis) برکہہ رہے ہیں کہ نہ غلط ہے۔

شری بی۔ رام کشن راؤ۔ میں ورنگل سے ...

Mr Speaker I would like to close the Question Hour

شری بی۔ ہمنٹ راؤ۔ میرا ایک سلیمٹری کوسچن رہ گا۔ سو سیل سروس مسٹر صاحب کے پاس کوئی ایسی تعداد نہیں ہے یہ مانے کٹنے ہم بیار ہیں۔ ہم جانے ہیں کہ گورنمنٹ کے پاس تعداد موجود ہے مگر وہ ظاہر کرنا نہیں چاہتی کیونکہ اس سے انکا ہانڈا پوٹ جائیگا۔ وہاں تین سال کا بیج بھی رہا ہے۔ گورنمنٹ نہ کہتی ہے کہ ابوریشن اس واقعہ کو پروپیگنڈہ کی بیس سے یوز (use) کرتی ہے۔ مگر یہ خیال غلط ہے۔ اس کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی جانا ضروری ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ مسئلہ بعد میں آسکے گا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوسچن آور کے دوران میں ایسے سوالات آئیں جن پر ڈسکشن ضروری ہو تو کیا ہم یہ اسید کر سکتے ہیں کہ ایسے سوالات پر ڈسکشن کیلئے ۱۔ ۲ گھنٹہ کا وقت رکھا جاسکے گا؟

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس سلسلے میں نئے رولس (Rules) مانے ہیں جو ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع کردئے جائیں گے۔ ان رولس کے لحاظ سے ہفتہ میں ایک دن خاص ڈسکشن کیلئے رکھا جائیگا۔ اس وقت ایسے مسائل آسکیں گے۔

ایک آنریبل ممبر۔ پولیس ایکشن کے بعد کئی ہزار لوگ لے گھر ہو چکے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ میں نے اس مسئلہ کو ختم کر دیا ہے۔

Unstarred Questions and Answers

HYDERABAD CO-OPERATIVE COMMERCIAL CORPORATION

71. *Shri L R. Ganerwal* (Ramayanpeth): Will the hon. Minister for Agriculture and Supply be pleased to state:—

(1) What were the assets and liabilities of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd., when it was taken over by the Supply Department?

(2) What provisions have been made for safeguarding the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation, Ltd.?

Dr. Chenna Reddy (1) The assets taken over by the Civil Supplies Department from the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation comprise of grains, godowns, office registers, records, lorries accessories, etc., etc., and amounts receivable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation

The liabilities comprise of amounts payable by the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation. The accounts as on the date of taking over are under preparation

(2) The Government of Hyderabad having taken over the assets of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation has accepted to meet the liabilities of this organisation thereby ensuring the interests of the creditors of the Hyderabad Co-operative Commercial Corporation.

Discussion on the Non-official Resolution No. I.

مسٹر اسپیکر - اب اسکے بعد رزولوشنس (Resolutions) (نیس ہونگے - آج کے ایجنڈے میں پہلا رزولوشن آرہیل ممبر سری دیسیانڈے کا ہے جسے وہ آنکے سامے نس کرینگے -

Shri V D Deshpande I beg to move the following resolution namely

This assembly recommends to the Government that immediate legislation and other steps be taken up in the matter of —

(a) Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields

(b) One month's leave with pay

(c) Linking up of Dearness allowance with the cost of Living Index Number.

(d) Providing of Bonus Fund compulsorily out of profits

(e) Other social security measures like old age pension, security of service, etc.

(f) Compulsory recognition of Unions by the employers, and

(g) Provision to meet unemployment through allowances and other measures.

Mr Speaker : The resolution is moved,

" شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے - میں نے ہاؤس کے سامنے جو قرارداد بیس کی ہے اس پر مصدقہ تھیکہ کار حائوں اور کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلئے ضروری قوانین لائے جائیں۔ آج کے حالات میں انکے لئے جو چیزیں ضروری ہیں انہیں عمل میں لانا چاہئے۔ س رولویوس میں میں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ

" Immediate legislation and other steps be taken up in the matter of "

جہاں قوانین کمزور ہیں وہاں قوانین لائے جائیں اور جہاں ضرورت ہو دوسری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اس سلسلہ میں میں نے عرض کر دیا جاتا ہوں کہ مزدوروں کا سوال سنٹر (Centre) کے تحت آنا ہے اور اسٹیٹس (States) کو بھی اس سلسلہ میں جی ٹیکہ وہ قوانین لائیں۔ کانکرنٹ لسٹ (Concurrent list) میں بتایا گیا ہے کہ حسب دیل چیزوں میں اسٹیٹ لیجسلیچر بھی قوانین لاسکتا ہے۔

" Social Security and social insurance , employment and unemployment

Welfare of labour including conditions of work, provident funds, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit "

" Vocational and technical training of labour in factories and collieries "

And in the State List there is a provision for

" Relief of the disabled and unemployed "

اس سلسلہ میں حیدر آباد لیجسلیچر کو جی ہے کہ وہ ضروری قوانین لائے۔ اس وجہ سے جہاں کی حکومت کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بنیادی طور پر دستور میں جو فراویرس (Provisions) موجود ہیں وہ مختصر طور پر آج کے سامنے رکھا جاتا ہوں۔ دستور کے دفعات ۳۹-۴۰-۴۱ اور ۴۳ میں مزدوروں کے تعلق سے یہ چیزیں رکھی گئی ہیں کہ

In Directive Principles of State Policy

Art 39 " The State shall, in particular, direct its policy towards securing —

(a) that the citizens, men and women equally, have the right to an adequate means of livelihood ,

(b) that the ownership and control of the material resources of the community are so distributed as best to subserve the common good ;

(c) that the operation of the economic system does not result in the concentration of wealth and means of production to the common detriment ,

(d) that there is equal pay for equal work for both men and women ,

(e) that the health and strength of workers, men and women, and the tender age of children are not abused and that citizens are not forced by economic necessity to enter avocations unsuited to their age or strength ,

(f) that childhood and youth are protected against exploitation and against moral and material abandonment ”

نہ آرٹیکل ۳۹ کے تحت براویوں (Provision) رکھا گیا ہے دفعہ ۳۱ میں
کہا گیا ہے کہ

Art 41 The State shall, within the limits of its economic capacity and development, make effective provision for securing the right to work, to education and to public assistance in cases of unemployment, old age, sickness and disablement, and in other cases of underserved want

آرٹیکل ۴۱ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 42 The State shall make provision for securing just and humane conditions of work and for maternity relief

آرٹیکل ۴۲ کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Art 43 The State shall endeavour to secure, by suitable legislation or economic organisation or in any other way, to all workers, agricultural, industrial or other-wise, work, a living wage, conditions of work ensuring a decent standard of life and full enjoyment of leisure and social and cultural opportunities and, in particular, the State shall endeavour to promote cottage industries on an individual or co-operative basis in rural areas

دستور کے حو دفعات میں لے آ کے سامنے تلاتے ہیں ان سے ظاہر ہے کہ دستور کا یہ مسما ہے کہ ملک کے اندر بیروزگاری نہ ہو۔ ہر ایک کو روزگار مہیا کریں گی حکومت جلد سے جلد کو بس کرے۔ اسکے ساتھ ساتھ دستور کا یہ بھی مقصد ہے کہ ہر شخص کو حو ضروری روزگار ملنا چاہئے اس کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حکومت ضروری قوانین نافذ کرے۔ بوڑھوں کے لئے انکی خدمت کے معاوضہ میں یس کا انتظام کرے جنوں کے لئے نعلم کا انتظام کرے۔ رہنے کیلئے گھروں کا انتظام کرے۔ اس سلسلے میں حکومت یہ دیکھے کہ کسی کو تکلیف ہو۔ ملک کی دولت خاص طبقوں میں زیادہ مقدار میں جمع نہ ہوتی جائے۔ اس طرح دستور کا یہ مقصد ہے کہ ملک کے اندر ہر آدمی کو روزگار ملے۔

۔ جی مضمون ہے کہ ہر شخص کو روزگار فراہم ہو۔ ہر آدمی کو کام ملے درائع
معدنی سپر مارٹ۔ جب اس طرح سے دستور کے تحت یہ چیزیں صاف صاف ظاہر کر دی گئی
ہیں تو پھر اچھی سے فرض ہو جاتا ہے کہ ہم بھی اس سلسلہ میں حلد از حلد اس کو
نہجسجھر کے سامنے سس کرنس تاکہ بچوں کی تعلیم کا انتظام ہو سکے۔ گھروں کا انتظام
ہو سکے اور اسے اسات مہیا ہوں ہنکی وجہ سے دولت کسی ایک جگہ جمع نہ ہو جائے
بلکہ دولت کی تقسیم مضافہ ہو۔ اس سلسلہ میں حور رولیوس اب ہاوس کے سامنے رکھا گیا
ہے اس پر عور کا جائے نو مناسب ہے۔

اس سلسلہ میں حکومہ ہیدرآناد کی طرف سے ایک کمیٹی قائم کی گئی بھی جسکے
صدر سنٹر رہ گئے تھے کمیٹی نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ خیال ظاہر کیا کہ بیکس ویسر
(Basic Wages) کا سوال چار طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ ان ایکٹس مٹ - Enactment

۲۔ آر بٹریس کورٹ - Arbitration Court

۳۔ جنرل ویجس بورڈس - General Wages Boards

۴۔ اسپیشل ٹریڈ بورڈ - Special Trade Board

ان چار طریقوں کے دربعہ سے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔ اتنا مواد
فراہم کرنے کے بعد انہوں نے سفارس کی ہے کہ ہیدرآناد ریاست کیلئے بنیادی احرب
۲۶ روپیہ اور مہنگائی بھتہ ۲۴ روپیہ مقرر کیا جائے۔ ہیدرآناد کی حکومہ نے ۲۶ روپیہ
بنیادی احرب گورنمنٹ کے کارخانوں کے مردوروں کیلئے نو مان لیا ہے لیکن حو خانگی
کارخانے والے مردور ہیں انکے لئے انہی کوئی بنیادی احرب مقرر نہیں کی گئی ہے۔ چونکہ
میں مردوروں کے ساتھ کام کرتا ہوں اسلئے مجھے اسکا تجربہ ہوا ہے کہ اس قانون کے
نہ ہونے کی وجہ سے لیبر آفیسرس کو بھی مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ وہ خانگی
رکاحانہ داروں پر کوئی پریشر (Pressure) نہیں ڈال سکتے کہ وہ
بنیادی احربتیں دینے کیلئے رضامند ہو جائیں۔ نانڈیڈ میں لیبر آفیسر نے فیا کٹری کے
مالکوں کی ایک کانفرنس بلائی تھی۔ اس کانفرنس میں چیسنگ فیا کٹری کے مالک ایک
پارسی صاحب تھے جنکا نام مجھے اسوقت یاد نہیں ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کمیٹی
کی یہ رپورٹ ایک ریکمڈنڈیٹری (Recommendatory) نوعیت رکھی
ہے۔ چاہیں تو اسکو ہم مان سکتے ہیں اور نہ چاہیں تو کچھ بھی نہیں۔ جبکہ
حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی اور مواد فراہم کر لیا ہے تو نیچا بنیادی احرب
۲۶ روپیہ مقرر ہونی چاہئے۔ اسلئے ہمارے پاس کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے کہ مالک کارخانہ
بنیادی احربت کو قبول کر لے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک یہ کہتے ہیں کہ
ہم اتنی اجرت نہیں دے سکتے۔ بار بار کارخانے کے مالکوں کے سامنے یہ سوال آتا ہے

لیکن کیا میں یہ بوجھ سکتا ہوں کہ جب یہ لوگ بازار ہاکر کپاس خریدتے ہیں تو اسوف حو بھاؤ نہیں پایا جاتا ہے اسکو قبول نہ کر کے بغیر خریدے و اس آجائے ہیں اور اسکا کارخانہ بند کردیتے ہیں ؟ جب اس معاملہ میں ایسا نہیں کرتے تو پھر مردوروں کے معاملہ میں انہیں کیوں اصرار رہتا ہے ؟ انہیں اس معاملہ میں بھی کس کے بھاؤ کی طرح مردوروں کے مطالب کو قبول کرنا چاہئے ۔ کم اراکم انکے مطالب کو اس حد تک تو قبول کرنا چاہئے کہ ان بیچاروں کو زندگی کیلئے حو چیریں ضروری ہیں انکے حاصل کرے کیلئے آسانی ہو جائے ۔ ہمیں ایک ایسا نظام قائم کرنا چاہئے جس میں ہر آدمی کیلئے روزگار کا انتظام کنا حاسکے ۔ تب ہی ہم اسکو ایک ولیم اسٹیٹ (Welfare State) کہہ سکیں گے ۔ بنیادی احرب کو اگر حکومت لاری قرار دے تو کارخانے کے مالکوں کو یہ کہے کا موقع نہ رہیگا کہ ہم اتنی احرت نہیں دے سکتے ۔ مسطر ح رامیٹرل (Raw Material) کی حو بھی قیمت قرار ناے کارخانے کے مالک اسے دیے کیلئے تیار ہو جائے ہیں اسطرح مردوروں کی بنیادی احرتیں دیے کیلئے بھی انہیں تیار ہونا چاہئے ورنہ انہیں کارخانے کے چالے کا حو نہیں رہیگا ۔ میں اسکو ماننا ہوں کہ انڈسٹریلسٹس (Industrialists) کو بیرونی مال کے کاسٹیس کی وحہ سے نقصان ہونا ہے لیکن انہیں اس نقصان کی پانچائی مردوروں کی احربوں سے نہیں کرنی چاہئے ۔ اگر انڈسٹریلسٹس کو کچھ نقصان ہو رہا ہو تو حکومت کا فرض ہے کہ انکی مدد کرے لیکن ساتھ ہی حکومت کو چاہئے کہ وہ کارخانوں کے مالکوں کو ان سادی حیروں کے مال لیے کیلئے محور کرے ۔ کمیٹی کی سعارشات کے تحب ۲۶ رویہ بيسک وئج (Basic Wage) کافی نہیں ہے ۔ انڈکس نمبر (۱۶۰) (Index number) کے تحب بنیادی احرب ۴۲ رویہ دیضانی چاہئے لیکن چونکہ کمیٹی نے یہ محسوس کیا کہ مالکان کارخانہ حاب ایسی احرب میں دیسکتے اسلئے اس نے ۲۶ رویہ بگار (۴۴۱۲) دیے کی سمارس کی ۔ عور طاب یہ ہے کہ کارخانہ دار لاکھوں رویہ مساف کالے کے ناوحود مردوروں کو بنیادی احرب دیے کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں حکومت کو چاہئے کہ ضروری قانون ناے ۔ جب میں نے میونسپل ورکرس (Municipal Workers) کا سوال عہدہ داروں اور مسٹر کے سامے رکھا تو اسوس کے ساتھ کہا پڑنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہارے ہاں اننے فنڈس نہیں ہیں کہ ۲۶ رویہ بگار دے سکیں بعض وقب تو گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ میونسپلٹی گورنمنٹ کا حزو نہیں ہے لیکن جب اسکے بحث کا مسئلہ آنا ہے تو حکومت کہتی ہے کہ وہ ہارے مسطور ح سے تیار ہوگا ۔ آپکو احساس ہونا چاہئے کہ وہاں عریب مردور کام کرتے ہیں ۔ عریب مردوروں کے لئے آب کے پاس فنڈ نہیں ہے تو آپکو فنڈس مہیا کرنے چاہئیں ۔ ہو اصول قائم ہو اسکے مائل میونسپل ورکرس کو بھی بگار ملنا چاہئے ۔ حکومت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ میونسپلٹی گورنمنٹ کسمرل (Government concern) میں ہے اسلئے یہ لاگو نہیں ہوتا ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ کسمرل ہے اس لئے

ہیں۔ روسہ سیادی احرب دبی جاہنے اور اسکے لئے ضروری سدس حکومت کو فراہم کرے جاہنے۔ اگر ضرور ہو تو گریڈڈ ٹیکرس (Graded Taxation) ٹرے طقہ پر عائد نا حاسکتا ہے۔ آہکے حافظہ کو نارہ کرے کیلئے میں دستور ہد کی دعبات کو د دنا حاجت عوں۔ دستور ہد میں کہا گیا ہے کہ سیادی احرب دیے کیلئے ہو کجہ کارروائی ضروری ہو لری جاہنے۔ ملک میں مالدار بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ حکومت اس سلسلہ میں ضروری قدم اٹھائے نا کہ میونسپل ورکرس (Municipal Workers) اور روسے دروڑوں مردوروں کو سیادی احرب کے دیے کا انتظام ہو سکے۔ جس طرح ہمارے فڈاسٹل سوک رائٹس (Fundamental Civic rights) ہیں اسی طرح نہ بھی ہمارے رائٹس (Rights) ہیں۔ لیکن اگر ہم ربدہ ہیں رہ سکے تو کوئی کام نہ ہی کریں گے۔ اس نارے میں حکومت ربادہ سے ربادہ بوجہ دے تو تھیک ہوگا۔ دوسری چیز ہو میں آنکے سامے رکھا چاہا ہوں وہ فکٹری لیبرس (Factory Labourers) کے ساتھ ساتھ کھپ مردوروں کا مسئلہ ہے جس کے لئے بیسک وچس (Basic Wages) مقرر کرے کی ضرور ہے۔ اس سلسلہ میں مینیم وچس ایکٹ (Minimum Wages Act) سے ۱۹۴۸ع میں نافد کیا گیا۔ فیر وچس بل (Fair Wages Bill) پچس کا گیا حوانڈرکسیڈریس (Under Consideration) ہے۔ لیبرس کے لئے فیر وچس قائم کرے کے سلسلہ میں یہ حویل پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک ٹرا ٹاسک ہے۔ جیسا کہ مجھے معلوم ہے اس میں یہ کہا گیا ہے۔

“Fixing of basic wage to all the employees in the factory and in the fields”

اس میں اگریکلچرل لیبر (Agricultural Labour) کے لئے ڈسمبر سے ۱۹۴۳ع تک مینیم وچس قائم کرے کے لئے کہا گیا ہے۔ ہمارے اسٹیٹ کے حوانڈرکسیڈریس ہیں ان کے حالات کا مطالعہ کر کے ان کیلئے کیا احرب رکھی جائے یہ طے کرنا ہمارا کام ہوگا۔ اس سلسلہ میں حکومت کو فوری ضروری تدابیر اختیار کرنا جاہنے اور اس سلسلہ میں حکومت کو جلد از جلد قدم اٹھانا جاہنے۔ گنگا پور رعلقہ میں بہ کم معاوضہ پر کھپ مزدور دن پھر کام کرتے ہیں لیکن اسکے دوسرے طرف مٹی اسٹیٹ کے علاقہ میں مزدور کو روزانہ دو ڈھائی روپیہ ملتے ہیں۔ چونکہ گنگا پور میں رمیداروں اور ساہوکاروں کی مونا پلی (Monopoly) ہے اسلئے وہاں روسہ سوا روپیہ پر ان مزدوروں کو کلمہ کرنے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ صرف اتنا ہی ہیں بلکہ ان مزدوروں کو قرضہ بھی دیا جاتا ہے اور اس قرضہ کے تحب ان مزدوروں کو ۲-۳ سال تک کام کرے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ قرضہ کیوں حاصل کرتے ہیں۔ مگر ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان کی بھی تو ضروریات ہیں۔ بیاری۔ بیچوں کی سادی وغیرہ کے سلسلہ میں وہ لوگ قرضہ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کا سلسلہ مابالہا سال جاری رھتا ہے اس لئے سلسلہ ہوگا کہ ان کھپت مزدوروں کے مسائل کو لیجسلیشن (Legislation)

کے دریعہ حل کیا جائے اور ان کے لئے احرت مقرر کی جائے۔ کارخانہ کے مزدوروں سے زیادہ کھیت کے مزدور اسکے مستحق ہیں۔ ان کے لئے زمین بھی مہیا کرنی چاہئے۔ زمین کے مہیا کرنے کی اسکیم بر عور کرنا اور انکے لئے بنیادی احرب کم از کم ۲۴ روپیہ مقرر کرنی چاہئے اور مہنگائی ہتھ ۲۴ روپیہ ہونا چاہئے۔ ایک آرڈر کے دریعہ ان کی بنیادی احریں طے کر دینی چاہئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احبا قدم ہوگا۔ دوسری چیزوں کی نہ نسب یہ زیادہ اہم اور بنیادی مسئلہ ہے۔ حکومت کو حلد از حلد ریگے کمیٹی (Rege Committee) کی سفارسات کو لاگو کرنا چاہئے۔ صرف بنیادی احرت کا سوال ہی نہیں بلکہ اسکے ساتھ ساتھ حیساکہ دسور ہد میں لکھا گیا ہے انکو ٹھیک طریقہ سے راندگی سر کرنے کے لئے ایسا پکار مقرر کرنا چاہئے جو ان کے لئے بیٹ بھر روٹی مہیا کرنا صاس ہو۔ حانچہ ایسے بیسک (Basic) اور منیمم ویمز (Minimum Wages) مقرر کرے چاہئیں جس سے ان کی راندگی آرام سے سر ہو سکے۔ نہ ایک ضروری قدم ہے جو حکومت کو ووری اٹھانا چاہئے۔

دوسری چیز جو میں یہاں رکھ رہا ہوں وہ ”ون مٹھس لیو وٹھ یے“، (One month's leave with pay) ہے۔ اسمبلی کے اندر ہم ۳-۴ گھنٹے کام کرتے ہیں اور دوسرے آفیسر ۶ گھنٹہ کام کرتے ہیں۔ دوسرے آفیسروں کو رخصت و عمرہ کی سہولتیں حاصل ہیں مثلاً ساری کی رخصت، کیا ٹول لیو (Casual leave) اور دوسرے اقسام کی لیو (Leave) ان کو مل سکتی ہے۔ لیکن مزدور کارخانہ کے اندر صبح سے شام تک کام کرتا ہے حوں پسینہ ایک کرتا ہے اور ملک کی دولت پیدا کرتا ہے اس کے لئے ہم اگر اس حیر کی ضرورت کو محسوس نہ کریں تو اسوس ہے۔ ان کو بھی تو آخر ریسٹ (Rest) کی ضرورت ہوگی۔ کچھ آرام کی ضرورت ہوگی اس کا حیاں نہیں کیا حانا۔ مزدور تحریک سے میرا رعلی پچھلے ۱۰ سال سے ہے۔ حب بھی میں کارخانہ داروں سے ملتا ہوں تو وہ شکایں کرتے ہیں کہ مزدور زیادہ کام نہیں کرتے۔ امریکہ اور انگلیڈ کے اندر مزدور زیادہ کام کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ عرص کرونگا کہ یہاں کے مزدور کے بارے میں کیا کوئی ایک ڈاکٹر کی طرح یہ بھی عور کرتا ہے کہ ان کو جو عدا دیجاتی ہے اور ان کے رہنے سہنے کا حو انتظام ہے کیا وہ اس قابل ہے کہ ان کی افیشیسی (Efficiency) کو بڑھا سکے؟ کیا آدھا پیٹ کھا کر افیشیسی برقرار رکھی جاسکتی ہے؟ ممکن ہے کوئی ایڈلیسٹ (Idealist) آدھا پیٹ کھا کر اپنا کام کر سکے لیکن وہ بھی زیادہ دن نہیں کر سکتا۔ اوں مزدوروں کو تو صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ہے۔ بعض کو تو راتوں میں بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ انکے آرام کا کوئی انتظام نہیں۔ اگر وہ اپنی راندگی کی ضروریات کے سلسلے میں کسی دن کارخانہ نہ حائیں تو غیر حاصری پڑتی ہے انہیں اپنی راندگی کی ضروریات کی تکمیل کے لئے موقع دیا حانا چاہئے۔ آت انکے لئے حو قوانین بناتے ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں جیسے کہ اگر کسی بیل کو روز سے پیٹا جائے تو وہ بھی روز سے دوڑتا ہے۔ مزدور کو رخصت مہ پکار کا لالچ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اس

لائج میں زیادہ دن کام کرے۔ حالہ قانون میں ۱۵ دن کی رخصت معہ نگار رکھی گئی ہے۔ مگر اسکی پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی مردور آٹھ دن سے زیادہ گھر نہ رہے۔ مردور صبح سے شام تک کام کرنا رہتا ہے۔ اسے اپنے رہنے سے اس نظام کرنا پڑتا ہے اور ہر عسکی صورت میں ڈاکٹر سے علاج کروانے کیلئے بھی بیسے ہیں ہوتے۔ میں یہ سوچتا جاہتا ہوں کہ وہ اپنی ان ضروریات کی تکمیل کے لئے اگر ۸ دن بلا احارب گھر نہ دے جائے تو اسے ۱۵ دن کی رخصت مع تنخواہ کا بھی مستحق ہوں سمجھا جاتا؟ حالہ فیکٹری ایکٹ میں یہ ۱۵ دن کی حوتیم آئی ہے اس سے پہلے کے قانون میں ۱۰ دن رکھے گئے تھے اور یہ دس دن ہی اچھے تھے۔ آرسل ممبرس آف دی اسمبلی کے سامنے اس وصاحت کی اس لئے ضرورت ہے کہ وہ ممکن ہے اس سے واقف ہوں کہ کارخانوں میں مردور کو فی سال ۳۰۴ یا ۳۰۶ دن کام کرنا پڑتا ہے۔ پہلے قانون کے تحت کوئی مردور ۲۳۰ دن بورا کام کرے تو اسکو ۱۰ دن کی رخصت معہ نگار کے مل سکتی تھی۔ ححدث قانون میں دس دن کے بجائے ۱۵ دن کئے گئے ہیں لیکن اس کے ناوجود شرط اسی کڑی رکھی گئی ہے کہ کوئی مردور ۲۰۵ یا ۳۰۵ دن سے زیادہ غیر حاضر نہیں رہ سکتا۔ آج ہی بتلائے کہ ہم اچھے حالات میں رہے والے لوگ بھی سال بھر میں کافی رخصت کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو کیا اس مردور کو سال میں ۲۰۵ دن سے زیادہ رخصت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟ کیا کبھی آٹھ دس دن گھر پر بغیر احارب کے رہا ہیں پڑا؟ کارخانے کے مردوروں کو کبھی ایسی ضرورت ہو ہی جاتی ہے۔ کبھی کسی کا بھائی مر جاتا ہے۔ کسی کا باپ مر جاتا ہے۔ کسی کی ماں مر جاتی ہے۔ وہ گھر چلا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں بغیر احارب گھر جابکی شکایت ہوتی ہے۔ اور آٹھ دن سے زیادہ ہوجا بیکی صورت میں اسکی ۱۵ دن کی رخصت کا حق بھی ختم ہوجاتا ہے۔ پہلے قانون میں یہ نہیں تھا۔ پہلے قانون میں یہ تھا کہ سال میں ۲۳۰ دن حاضر رہے تو جاتا ہے وہ احارب حاصل کرے یا نہ کرے وہ رخصت کا مستحق ہوجاتا تھا۔ موحودہ قانون کے تحت وہ احارب کے ساتھ ۲۰۵ دن غیر حاضر رہ سکتا ہے اور اسمیں بغیر احارب کے ۸ دن سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ میں عثمان شاہی ملز کا صدر ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ.....

مسٹر اسپیکر - عثمان شاہی ملز کے صدر یا

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - معاف کیجئے میرا مطلب یہ تھا کہ میں عثمان شاہی ملز ورکرس یونین (Osmanshahi Mills Workers' Union) کا صدر ہوں۔ میں نے مزدوروں سے معلوم کیا ہے مزدور یہ کہتے ہیں کہ ۱۰ دن کی رضاہوں چاہئے لیکن اس شرط کے ساتھ ۱۵ دن بھی ٹھیک ہیں۔ یہ ۱۵ دن تو ہیں مگر ایسے کہ "کبھی دیکھا بڑا نہیں دیکھا"، معلوم تو ہوتا ہے کہ ۱۵ دن مل رہے ہیں۔ مردور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پہلے کم از کم ۱۰ دن تو مل سکتے تھے۔ میں یہ تفصیلات آپ کے سامنے اور آنریبل لیبر مسٹر کے سامنے اس وجہ سے رکھ رہا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہو کہ کارخانہ کے مردور کیا دقتیں محسوس کر رہے ہیں۔ یہ کانگریٹ لسٹ (Concurrent list)

میں ہے اور فیکٹریز ایکٹ (Factories' Act) بھی کیکریٹ لسٹ کے تحت آتا ہے۔ ہیدراناد کا لیجسلیچر اسکا محار ہے کہ وہ رسم کرے اور اگر نہیں کر سکا اور مسیر قانونی یہ مشورہ دیدے کہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہیں تو وہ اس مسئلہ کو آگے ریپررٹ (Represent) کرے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہو کوئی مردور ۱۰ یا ۲ دن کام کرتا ہے اسکو ایک دن کی رصا پگار کے ساتھ دی جانی چاہئے۔ اگر یہ ہو تو اسکے معنی یہ ہونگے کہ عملا مردوروں کو مع پگار کے رخصت نہیں مل سکتے گی اور اس طرح کے قاعدوں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ جو شرط رکھی گئی ہے اسکو نیکدار بنانا چاہئے تاکہ مردوروں کے لئے کافی گنجائش رہے۔ اس سلسلے میں بمبئی میں مل اوربر اسوسی ایس (Millowners' Association) اور مردوروں کے درساں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ اگر کار خانہ دار اچھی سہولتیں دیتے ہیں تو قانون کو رکاوٹ نہیں بنایا جانا چاہئے۔ یہاں بھی لیبر مسٹر کو چاہئے کہ وہ کار خانہ داروں کو بیا کرکس - ۸ دن کی بجائے ۲۲ یا ۲۵ دن کی غیر حاضری کی صورت میں بھی رخصت مل سکے ایسا معاہدہ ہونا چاہئے۔ ندا صاحب حب بمبئی میں مسٹر تھے وہ انہوں نے سہ ۱۹۳۸ ع میں مل اوربر سے یہ معاہدہ کرایا تھا۔ یہی اقدام یہاں بھی ہونا چاہئے تاکہ مردوروں کو رخصت مل سکے۔ یہ پہلی چیز بھی جو میں عرض کرنا چاہتا تھا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ۱۰ دن کی رخصت کافی ہیں۔ ایک مہینے کی رخصت مع پگار ہونا چاہئے۔ اب چاہتے ہیں کہ ملک کی پیداوار بڑھے ملک کی دولت میں اضافہ ہو ہم بھی جی چاہتے ہیں لیکن اسکے ساتھ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہمارا مردور بھی اسانہ پیدا کرے حتا کہ امریکہ کا مزدور پیدا کرنا ہے۔ مگر اس کے لئے ویسے حالات پیدا کرنا ضروری ہے۔ مردوروں کو اتنی فرصت اور اتنا آرام دینے کہ وہ بارہ توانا بن سکیں۔ افسوس ہے کہ ہمارے ناس اس کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ ایسٹرن (Eastern) یورپ کے علاقوں میں بڑے بڑے راحاؤں میں راحاؤں کے محلوں کو سیٹورس (Sanatoriums) میں تبدیل کیا گیا ہے اور مردور وہاں معہ نگار رخصت پر بھیجائے جاتے ہیں۔ ان مقامات پر مردور تفریح کر کے اپنی طاقب بڑھا کر واپس آتے ہیں اور اپنی بڑھی ہوئی طاقب سے زیادہ امشسی (Efficiency) کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ یہ طریقہ ہمارے لئے بھی ضروری ہے۔ بمبئی گورنمنٹ نے مدرسوں کی حد تک یہ انتظام کیا ہے کہ انہیں لوٹاؤ اور مہانیشور جیسے مقامات پر بھیجتے ہیں تاکہ وہ اپنے دماغ کو ٹھیک کر کے بچوں کو پڑھا سکیں لیکن جس طرح دماغ کو آرام کی ضرورت ہے اسی طرح جسم کے لئے بھی آرام ضروری ہے۔ اسی طرح کارخانہ کے مردوروں کو ایک مہینے کی رصا مع پگار دیں تو اس سے پروڈکشن (Production) میں کمی تو ہوگی۔ انکے دماغ اور جسم کو تازگی پہنچنے اور انکی طاقب بڑھے سے وہ اور زیادہ پروڈکشن کر سکیں گے۔ اسلئے ایسے قاعدے ہونے چاہئیں کہ مزدور ہندہ دن کی رصا ہم استفادہ کر سکیں۔ اس سوال پر اس لحاظ سے بھی غور کیا

ہائے کہ باقی گورنمنٹ سروس کے لئے آگیا سہولتیں دیتے ہیں۔ وہ تو روراناہ جہ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن مردوروں کو آہہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کے لئے رصا نا مناسب انتظام ضروری ہے۔

سری چر مہنگائی بھتہ ہے۔ اسکے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس سلسلے میں رنگے کمیٹی نے حوثقیقات کی ہیں اس میں بتایا گیا ہے کہ ریاس ہیدرآناد میں ڈنرس الوس (Dearness Allowance) کم از کم ۲۶ روپیہ ہونا چاہئے سپر ہیدرآناد میں ۲۶ اور دیہات میں ۲۴۔ یہاں ڈنرس الوس مختلف مقامات پر مختلف طریتوں سے دیا جاتا ہے اس سلسلہ میں کوئی نیادی کام نہیں کیا گیا ہے جسکی رو سے اسکریکسان نایا جاسکے۔ جسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مہنگائی بھتہ بھی بڑھا جائے۔ رنگے کمیٹی نے بھی ایہی رپورٹ میں یہ بتایا ہے کہ مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی بھتہ بھی بڑھانا ضروری ہے کیونکہ موجودہ صورت یہ ہے کہ اب کے ۱۰ روپیہ ۱ سال پہلے کے ۲۵ روپیوں کے برابر ہیں۔ اس لحاظ سے اگر اب کسی کو (۱۰۰) روسہ دئے جائے ہوں تو ریل ویس (Real Wages) کے لحاظ سے وہ ۷۵ روپیہ ہی سمجھے جائیگے۔ حقیقت یہ ہے کہ مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے اور خاص کر مردور اس مہنگائی سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اب انہیں جو ویس دئے جا رہے ہیں وہ ریل ویس کے استار سے کم ہیں۔ جیسے جیسے مہنگائی بڑھتی ہے اسی لحاظ سے مردوروں کے پگاز اور ڈنرس الوس میں اضافہ ہونا چاہئے تاکہ کمپائٹ بیورالائریس (Complete Neutralisation) ہو سکے۔ یہ مسلمہ ہے کہ بیورالائریس کہیں ۵۰ فیصد اور کہیں ۵۰ فیصد ہوا ہے احمد آباد میں ۱۰ فیصد ہوا ہے۔ اس اعمار سے کار ہادوں میں مردوروں کو حواہر ملتی ہے وہ ریل ویس (Real Wages) کے لحاظ سے کم ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کھا پڑتا ہے کہ رنگے کمیٹی کی سواشات سنہ ۱۹۵۰ء میں سامنے آئی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جلد سے جلد تحقیقات کر کے مہنگائی کے ساتھ ساتھ مہنگائی الوس کو بھی بڑھانا چاہئے لیکن اس سلسلہ میں اتک کچھ بھی نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں ۲۸ - ۲ - ۵۱ تک کام کیا گیا۔ آگست ۱۹۵۱ء تک حساکہ میں نے بڑھا تین میٹنگس ہوئے۔ اگر آگست ۵۱ء تک انکے یہ میٹنگس ہوچکے تھے تو پھر میں یہ سمجھے سے قاصر ہوں کہ اب جبکہ ایک سال ختم ہو رہا ہے حکومت نے کیا قدم اٹھایا۔ کیا حکومت اسکی وضاحت کریگی۔ کیا حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مہنگائی خود بخود ختم ہو جائیگی؟ کم سے کم اب نو ایسے امکانات نہیں ہیں۔ درمیان میں سلپ (Slump) ضرور آیا تھا قیمتیں ضرور گری تھیں۔ ہمیں امید تھی کہ قیمتیں گری جائیگی۔ لیکن قیمتیں پھر چڑھ گئیں۔ مہنگائی بدستور قائم ہے۔ اسلئے مہنگائی بھتہ کا سوال بدستور قائم ہے۔ مہنگائی کے ساتھ مہنگائی بھتہ کو بھی بڑھا چاہئے کیونکہ قیمتیں پھر بڑھ رہی ہیں۔ اسلئے میں لیبر مسٹر صاحب سے یہ عرض کرونگا کہ وہ ریڈ ٹاپزم (Red Tapism) کو ختم فرما کر جلد سے جلد اس چپر کو عمل میں لانے کی کوشش کریں۔

اسکے بعد میں انک دو چیریں عرص کر کے الٹی تقریر حتم کرونگا - بوس کا سوال اٹھایا گیا ہے - اس سوال کو اس طرح سے رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس سلسلہ میں تجربہ ہوا ہے کہ مختلف وجوہات بنا کر مردوروں کو بوس نہیں دیا جاتا - جابجہ عیاں ساہی ملر میں دو سال پہلے بوس کا سوال اٹھایا گیا تھا - اوس وب حکومت کی طرف سے نہ ناسدی عاید کی گئی تھی کہ سیر ہولڈرز (Share holders) کو چھ فیصد سے زیادہ ڈویڈنڈ (Dividend) نہیں دیا جائے - اس وجہ سے ریزرو فنڈ (Reserve Fund) کو بوس سیرز (Bonus Shares) میں تبدیل کر دیا گیا - جس شخص کا ایک سیر تھا اوس کو مرید تقریباً ایک سیر مع میں دیا گیا - ملا میرا ایک سیر تھا جو مجھے بونے دو سیر مل گئے - پہلے $\frac{1}{3}$ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا تھا اور اب ۹ فیصد ڈویڈنڈ دیا جاتا ہے - حکومت نے یہ راستہ اس لئے نکالا ہے کہ کسی طرح سیر ہولڈرز کو زیادہ فائدہ دیا جائے - لکن جب مردوروں کے بوس کا سوال آتا ہے تو اوسکو بالائے طاق رکھا جاتا ہے اور مائع سیر ہولڈرز میں تقسیم کر دیا جاتا ہے - اس طرح تقریباً ۳ لاکھ روپیہ سیر ہولڈرز میں تقسیم کیا گیا - انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ چونکہ حکومت کے تحت ہے اسلئے اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے - ہونا یہ ہے کہ جو پرافٹ (Profit) ہوتا ہے اس میں ایسی کوسس کی حالی ہے کہ مردوروں کو بوس نائٹے کا کوئی موقع باقی نہ رہے - بوس اسلئے دیا جاتا ہے کہ بنیادی اہرین کافی ہیں ہوں اور مہنگائی بھتہ کافی نہیں ہوتا - اسلئے بوس کی شکل میں اس کا تکمیل کیا جاتا ہے بمبئی انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ (Bombay Industrial Trust Fund) کا یہ فیصلہ ہے کہ بوس ضروری ہے - نگار کی کمی کو نورا کرنے کے لئے بوس دیا جاتا چاہئے - انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا فیصلہ صحیح ہے - حکومت کو اس بارے میں سوچنا چاہئے - کم اراکم انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے تحت حوکسرس (Concerns) ہیں ان کے معلو سوچنا چاہئے - میں امید کرتا ہوں جس طرح پرافٹ (Profit) سے ڈویڈنڈ کا انتظام کیا جاتا ہے اسی طرح مردوروں کو بھی انکی محب بر ڈویڈنڈ قائم کیا جاتا چاہئے - مالکان ایسے ایسے طریقوں سے کیلکولیشنس (Calculations) کر سکتے ہیں جس سے یہ نتائج کہ پرافٹ نہیں ہوا ہے - میسجمنٹ بورڈ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈنریسیمن چارج (Depreciation Charge) دیا گیا - ۲۰ فیصد ریزرو فنڈ (Reserve Fund) میں ہے - اور ساڑھے بارہ فیصد مینیجنگ کمیٹی کا کمیس ہے وغیرہ وغیرہ - اور ایک دو لاکھ کا ڈویڈنڈ دیا گیا ہے - اسلئے کچھ نہیں بجا - لہذا بوس نہیں دیا جاسکتا - جب مردوروں سے زیادہ محب کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو اسکی ضرورت ہے کہ میسجمنٹ کے ساتھ مردوروں کے نمائندوں کو اسوسی ایٹ (Associate) کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ وہ یہ دیکھیں کہ واقعی فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں - مجھے ناندیڑ میں تجربہ ہوا - ناندیڑ میں کیاس کی خریدی کے سلسلہ میں ۲ لاکھ روپیہ کا نقصان بتایا گیا - لیکن اگر مردوروں کے نمائندوں کو ان کے ساتھ اسوسی ایٹ کرنے کا موقع دیا جاتا تو میں یقین سے بتلا سکتا

ہوں کہ وہ اس میں ہو سکتا۔ حکومت کو اس کے لئے راستہ نکالنا چاہئے اور مردوروں کے نمائندوں کو انورس (Co-operation) حاصل کرنا چاہئے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ برائے میں مردوروں کے لئے بوس کا حصہ رکھا جانا چاہئے۔ بوس کا مقصد یہ ہونا ہے کہ جو کہ ہو کہ گار ناکافی ہوتی ہے اسلئے بوس کے ذریعہ اسکی تکمیل ہو سکے۔ اس کو دھان میں رُل کر حکومت کو عور کرنا چاہئے۔ بمٹی میں یہ جو ورک اوٹ (Work-out) کیا گیا ہے کہ ۱۰ فیصد ڈپریسیس اور ۲۰ فیصد ڈویڈنڈ اور ۲۰ فیصد مسیجنگ کمیٹی کا کمیشن نکالنے کے بعد اسامع میں لیا کہ بوس دیا جاسکے جو پہلا اسی ناموں کو مردوروں کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ ڈپریسیس بوس سے کم ملتا ہے تو کیا پراٹ سیرنگ اسکیم (Profit Sharing Scheme) کے لئے مردور تیار نہ ہو گئے؟ اس چہر کو سامنے رکھتے ہوئے اگر پراٹ سیرنگ اسکیم بنائی جائے اور مردوروں کے نمائندوں اور کارخانہ والوں کا اسوسی ایشن (Association) ہو تو یہ سوال حل ہو سکتا ہے۔ سوسل سیکورٹی (Social Security) اور سوسل انشورنس (Social Insurance) کے سلسلہ میں ہاؤزنگ اسکیم (Housing Scheme) آرہی ہے۔ آرسل بسٹر اس کو واضح کرے والے ہیں اسلئے میں اپنے خیالات ظاہر نہیں کروں گا صرف یہ عرض کروں گا کہ ہمارے پاس جو اعداد ہیں اس لحاظ سے ہاؤزنگ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ کہیں بھی ۳ فیصدی سے زیادہ ہیں۔ مردوروں کے لئے ۳۰ فیصدی سے زیادہ گھروں کے انتظام کا پروپوزل دینے کمیٹی کی سفارشات میں دیا۔ سیرور سیر ملز میں ۲۷ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے اور الویں کمیٹی میں ۲۳ فیصد اور بعض جگہ ۱۰ فیصد ہورنگ کا انتظام ہے۔ سہر حیدر آباد میں یوں بھی مکانات کا انتظام مہانت تکلیف دہ ہے چنانچہ ایم ایل ایر کے کوارٹرس کے سلسلہ میں بھی یہ تکالیف ہوئیں یہ اس کا ثبوت ہے۔ جو مردور کارخانوں میں کام کرتے ہیں ان کے لئے ضرورت اس کی ہے کہ جلد سے جلد کوئی انتظام کیا جائے۔ اسکیم یہ ہے کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار کئے جائیں۔ میں عرض کروں گا کہ ۱۰ ہزار مکانات پانچ سال میں تیار بھی ہوں تو وہ ناکافی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ حکومت کوئی ایسی اسکیم سوچے جس سے جلد از جلد گھروں کا انتظام ہو سکے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ نانڈیڑ میں عموماً تین کے مکانات ہیں۔ مکانات کی دیواریں تین کی ہیں اور اوپر تین، ہے جو مردور ۸ گھنٹے کارخانے میں کام کرتا ہے وہ ان تین کے مکانات میں کس طرح اپنی زندگی گزار سکتا ہے؟ ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ہاؤزنگ اسکیم پر توجہ کی ضرورت ہے۔

اسکے بعد میڈیکل ایڈ (Medical aid) کے بارے میں کچھ عرض کروں گا۔ کل کوئسٹن آؤر (Question hour) میں میڈیکل ڈپارٹمنٹ سے متعلق چند سوالات آئے تھے۔ کہا گیا کہ جب دوا کے لئے ہاؤزنگ ہو ڈاکٹر صاحب گھر پر آنے کے لئے کہتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ ڈاکٹروں کو رسی ڈینشیل (Residential)

طور پر رکھیں اس کے لئے ۳-۴ سو روپیہ زیادہ بھی دیا نڑے نو اس راہد حرج کو برداسب کرنا چاہئے تاکہ وہ پرائیوٹ پرائکٹس (Private Practice) نہ کریں۔ نادیٹ میں چار ہرار مردور کام کرتے ہں حں کے لئے صرف ایک ڈاکٹر ہے ۔ ہونا نو یہ چاہئے کہ ہردو ہرار مردوروں پر ایک ڈاکٹر ہو ۔ مکٹری ایکٹ کے قہ بھی یہی ہوا چاہئے ۔ نادیٹ کے ڈاکٹر پرائیوٹ پرائکٹس کرتے ہں ۔ ایسا پارٹ ٹائم ڈاکٹر (Part time doctor) کیا چار ہرار مردوروں کے لئے کافی ہو سکتا ہے ؟ ضرور ہے کہ مڈیکل ایڈ کے سلسلہ میں کوئی قدم اٹھایا جائے ۔

مردوروں کے لئے کوئی گرایجوٹی (Gratuity) کی اسکیم ہں ہے ۔ عور کیجئے کہ کا ہمیں بڑھاپا ہں آئیگا ؟ اہلکاروں کے لئے تو ایسی اسکیم ہے ۔ ایک مردور ۲۰ سال کار حانہ میں کام کرتا ہے اسکو بڑھاپا آگھیرتا ہے نو اسکو یہ کھکر نکالڈیا حاتا ہے کہ تم بوڑھے ہو گئے ہو اب کام ہں کر سکتے ۔ اسکے جھوٹے جھوٹے بچے ہوتے ہں ۔ بیوی ہوتی ہے ۔ انکا کوئی لحاظ ہں کیا حاتا ۔ اوے نو کری سے نکالڈیا حاتا ہے اور کوئی گرایجوٹی بھی ہں دیجاتی ۔ ۲ سال تک حو سحص ملک کی دول کے پیدا کرے میں ہاتھ بٹاتا ہے اسے حب بڑھانا آتا ہے تو آب اس کے لئے کوئی انتظام ہں کرتے ۔ تو ہر نالے کہ مردوروں میں کس طرح حوصلہ پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ ملک کی دول کو بڑھائیں ۔ فوج کے لوگوں کو تو پس دیجاتی ہے تاکہ صعی میں انکا سہارا ہو نو کیا مردوروں کو اسکی ضرور ہں ؟ آحکل کے حالاب میں پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کی اسکیم بھی ناکافی ہے اسکا عمل کار خانوں کی حد تک ہونے والا ہے جیسا کہ میں نے ابھی پڑھا ہے ۔

“ Social Security and Social insurance , employment and unemployment, welfare of labour including conditions of work, provident fund, employers' liability, workmen's compensation, invalidity and old age pensions and maternity benefit.”

However, initially, it has been applied to six major industries namely:—

Textiles, Iron and Steel, Cement, Engineering, Paper and Sugar Industries.

ان چھ انڈسٹریز کے سلسلہ میں اب اپلائیڈ پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ سنہ ۱۹۴۷ء کی ایک اسکیم آرہی ہے یہ ناکافی ہے ۔ کیا صرف ان چھ انڈسٹریز میں ہی ہارے مزدور کام کرتے ہں ؟ ایسی بات نو ہں ہے ۔ بلکہ یہ سوال تمام مزدوروں سے تعلق رکھتا ہے اس لئے تمام مزدوروں کی حد تک سوچنا چاہئے ۔ میں یہ نو ہں کہتا کہ یہ تمام باتیں فوراً ہی ہو حانی چاہئیں بلکہ آپ چاہیں تو ایک دو اسٹیجس (Stages) میں اسکی تکمیل کر سکتے ہں اور کم ارکم کار خانے کے مردوروں کے لئے گرایجوٹی (Gratuity) اور پراویڈنٹ فنڈ (Provident Fund) کا انتظام کر سکتے

ہیں اور اس اسکیم کو ایک ریٹرو اسپیکٹو ایفیکٹ (Retrospective effect) کے ساتھ لاگو ہونے کا انتظام کر سکتے ہیں ۔ ہمارے پاس یوں میں رورائہ نوڑے لوگ آتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں علاحدہ کر دیا گیا ہے حالانکہ ہم ابھی کام کرنے کے تیل میں ۔ ہم کام کرنا چاہتے ہیں لیکن علاحدہ کر دیا گیا ہے اور کوئی نیشن یا گریجویٹی بھی نہیں دینگے ۔ ہمیں وہ وقت یاد رکھنا چاہئے جسکے ہم بھی نوڑے ہو جائیں گے ۔ اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا ؟ ان تمام حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے گریجویٹی اور اولڈ ایج پنشن (Old age Pension) سے متعلق اسکیم بنائی جاوے تاکہ ٹوہائے کی زندگی نہ عریب آسانی سے سر کر سکیں ۔

میں ایک دو جیس اور عرصہ کرونگا جو کمپلسری آرگنائزڈ یونین (Compulsory Organised Union) کی بات ہے ہیں آپکو معلوم ہے کہ شاہ آباد میں ۸۴ دن تک ہڑتال ہوتی رہی اور ہر مردورے یونین کا ساتھ دیا ۔ سو فیصد مردورے یونین کے ساتھ تھے جیہچہ انگریسیں اور وائر ورکس کے مردوروں نے ہڑتال کی ۔ مردوروں پر لائٹس برسیں ۔ گولیاں چلائی گئیں ۔ انکو گرفتار کیا گیا ۔ دفعہ ۴۴۱ نافذ کیا گیا ۔ لیکن اسکے باوجود ۸۴ دن تک مردوروں نے ہڑتال کی ۔ پھر بھی مالک یہی کہتا رہا کہ ہم اس یونین کو نہیں مانسکے ۔ میں حکومت سے پوچھا ہوں کہ جب دستور کے تحت انٹرنیشنل فلاڈلفیا چارٹر (International Philadelphia Charter) اور انٹرنیشنل مردورے اداروں کے قانون کو مانتے ہیں تو پھر کیوں مردوروں کی یونین کو تسلیم نہیں کیا جانا ؟ میں نے لیبر کمشنر سے بات چیت کی ۔ انہوں نے کہا کہ ہم کیا کریں قانون ہمیں کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے اس سلسلہ میں حکومت کو راسم قدم اٹھانا چاہئے ۔ اگر آپ چاہیں تو سیکریٹ بیلٹ (Secret Ballot) لیا جائے ۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں ۔ اس دویعہ سے معلوم کیا جائے کہ کونسی یونین مردوروں کی یونین ہے ۔ قانون کے تحت صحتی عدالت میں انڈسٹریل ڈسپیوٹ ایکٹ (Industrial Dispute Act) کے تحت ہم یہ سوال نہیں لیجاسکتے ۔ لیکن مسٹر بھی یہی کہتے ہیں کہ قانون ہمکو کوئی سہارا نہیں دے رہا ہے ۔ مالک کہتا ہے کہ ہم آپکی یونین کو تسلیم نہیں کریں گے ۔ جب ایسے حالات ہوں تو کس طرح سوشیل ولیمیر اسٹیٹ (Social Welfare State) قائم ہو سکتا ہے ؟ مارچ ۱۹۴۶ء میں جو ٹریڈ یونین ایکٹ بنایا گیا تھا اور اس میں ۱۹۴۸ء میں ترمیم ہوئی تھی اس پر عمل نہیں کیا گیا ۔ اس میں مزید ترمیم کرنے کا خیال ظاہر کیا جا رہا ہے ۔ آپ سوچتے رہتے ہیں ۔ آپکی اسکیمیں ہیں ۔ اسکیموں کا سلسلہ تو جلتا رہتا ہے ۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا ۔ لیکن مزدور اب مالک سے لڑ تو نہیں سکتا ۔ مالک اسے نکال دیتا ہے ایسی صورت میں مزدور کے ہاتھ میں صرف ایک ہی ہتھیار ہے لیکن آپ نے اس پر بھی پابندیاں لگا رکھی ہیں اور قانون کے تحت آپ نے اس کے اسٹرائک کے حق کو بھی نا ممکن بنا دیا ہے ۔ اسٹنل سرویسس (Essential Services) کے لئے سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے اور اسٹرائکس اس کی آڑ میں نہیں ہو سکتیں ۔ عثمان شاہی ملز

اور اعظم ہامی ملر کے مزدوروں کا یہی حال ہے۔ ذرا اسٹیل سروس کو ختم کر کے دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ کیا سائج برآمد ہوتے ہیں۔ جب ہم رگنس آف دی یوین (Recognition of the Union) کے لئے جاتے ہیں تو حکومت کہتی ہے کہ اسارے میں تحقیقات ہونگی۔ جب اسٹیل سروس کی مذہب حتم ہوتی ہے تو آپ بھر چھ مہینے بڑھا دیتے ہیں اور رگنس کے لئے جاتے ہیں تو یہ کہا جاتا ہے کہ تحقیقات ہونگی۔ اب یہاں تو اس طرح ڈٹے رہتے ہیں لیکن مٹی بھر کار حابہ داروں کے سارے آب گھٹے ٹیک دیے ہیں۔ کیا یہ ضروری چیزیں حکومت میں کر سکتی؟ جب وہ ملک کی بھلائی کے لئے کام کرنا چاہتی ہے تو اسے یہ محسوس کرنا چاہئے کہ کار حابہ دار جو مزدوروں کا حق ہیں دیتے وہ ان سوسل الیمینٹس (Unsocial elements) ہیں انکے سارے آب گھٹے ٹیک دیتے ہیں۔ ساہ آباد میں ایک سو مزدور ملکر یہ چاہتے ہیں کہ انکی یوین کو رگنائز (Recognise) کیا جائے یہ انکا حق ہے۔ انکے حق کو تسلیم کیا جائے نہیں تو وہ کام نہیں کریں گے۔ لیکن اس کا اثر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کانگریس نے اپنے مینیسٹو (Manifesto) میں یہ تو بتایا تھا کہ مزدوروں کے مفادات کو پیش نظر رکھا جائیگا لیکن عملاً کچھ نہیں کیا جاتا۔ مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ اگر حکومت ایک سوسل ولرفیر اسٹیٹ (Social Welfare State) ماننا چاہتی ہے تو مزدوروں کو قانون کے تحت سہولتیں فراہم کرے اور انکی بھلائی کا خیال رکھے۔ اگر اس سلسلہ میں آب سیکرٹریٹ لینا چاہیں تو لے سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یوین کا رگنائز کیا جانا ضروری ہے یہ میرا دعویٰ ہے۔ اگر آب میرے ساہ چلیں تو معلوم ہوگا کہ میرے کہنے پر کام ہوتا ہے یا نہیں لیکن اسکے باوجود بھی آب ہماری امداد نہیں کرتے اس لئے میں عرض کرونگا کہ کمیلری رگنیش آف دی یوین (Compulsory Recognition of the Union) ہونا چاہئے۔

مسٹر اسپیکر۔ ایک گھنٹہ ہو چکا ہے یہ لیر کوئسچن ہے میں اس پر ناندی تو عائد کرنا نہیں چاہتا لیکن اس سلسلہ میں اور معزز ارکان کی بھی تقاریر ہونگی ان کے لئے بھی ٹائم ہونا ہے۔ میں اس پر آنریبل ممبر کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

شری وی۔ ڈی۔ دینسپانڈے۔ آخری جیر میں ان اہیلائمنٹ (Unemployment) کے بارے میں ہانچ دس سٹ عرض کر کے اپنی تقریر حتم کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں ”حیدر آباد گورنمنٹ پلٹین ان اکامک افریس (Hyderabad Government Bulletin on Economic affairs) میں لیر کمشنر صاحب نے اپنے اسروں سے جو کہا ہے وہ آپکے سامنے پڑھ کر ساتا ہوں

“A Blue-print for meeting unemployment in the urban areas among skilled workers and educated persons is being worked out by the Minister for Labour, Hon. Shri V.B. Raju. Explaining the scheme to the officers concerned, Mr Raju described it as a “humble beginning” towards the solution of what was one of the most urgent and compelling problems facing a modern democratic society. The success of the Five Year Plan, he declared, would be governed very largely by the proper organization of skilled man-power.”

4

آپ پیچاس کروڑ یا سو کروڑ روپیہ لے سکتے ہیں۔ کئی لوگوں کے گھروں میں اتنا روپیہ بدھ ہے کہ خاں سے ایک ہائیج سالہ اسکیم میں کئی ہائیج سالہ اسکیماں عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔

میں آخر میں یہ کہہ دوں گا کہ دستور ہند کے تحت جو وعدے آنے گئے ہیں ان میں رائٹ آف ورک اور سکیورٹی آف سرویس نو دئے گئے ہیں لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی بھی اس سلسلے میں عدالت میں جا کر اپنے حق کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو حق آپے دستور میں دیا ہے اس کے لئے عمل کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسکے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ایک ہاٹھ سے ایک حیر دی جاتی ہے اور دوسرے ہاٹھ سے لے لی جاتی ہے۔ آپ حکم نو دیتے ہیں لیکن عمل کا کوئی انتظام نہیں۔ اسلئے میں عرض کروں گا کہ ہمارے دستور میں ہر ایک کو روری کے انتظام کا حق دیا گیا ہے اس کے لئے حلد سے حلد قدم اٹھایا جائے۔ میں نے اس سلسلہ میں جو رولبیس ہاؤس کے سامنے بیس کیا ہے وہ کنٹروورٹیل ٹائپ (Controversial type) کا ہے۔ نہ جہل ٹائپ کی صورت میں آنکے سامنے بیس ہے نہ کہ اس سلسلہ میں جو ضروری اقدام کئے جاسکتے ہیں کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں مردوروں کے مفاد کے لئے آپ جو قدم اٹھائی گئے اس میں ہم جہاں تک کوآپریس (Co-operation) کر سکتے ہیں ضرور کریں گے۔ ہم اس کا وعدہ کرتے ہیں۔ نہ رولبیس آنکے سامنے رکھتے ہوئے میں امید کرتا ہوں کہ اسے مطور کیا جائیگا اور حلد سے حلد اسکو عمل میں لانے کی کوشش کی جائیگی۔

©۱. ఎల్. జి. శరణ్ (రాయచోరు) ఆధ్యక్షమహారయరే,

ప్రేమానందేశ్వరాంధేయవరు ఒందు తిరమాననన్న సభేయల్లి మంధిసి, కలసగారర హక్కగళన్న కురితు, ఒందు 'Charter of Rights' న్న కలొరిద్దారే. మాన్య సదస్యరు నమ్మ ఫెటనేయల్లియ ఆదేశగళన్న అనులప్తిసి, నమ్మ రాజ్యద మత్తు నమ్మ దేశద సరకారద కర్తవ్యవేను ఎంబుదన్న తొలొసికొట్టద్దారే

మీస్ట్రాసికర్ - ఆకురెజిల్ లిగ్విస్ మిన్ తెగ్గిరకరే కా అధికార్ (అధికార్) -
లికన్ అగర్ ఆబ్ అిసి రిన్ అస్తెఅల కరిసి జస్కు రియా سے రియాదె మెరస్ సమ్జھ سکیں نو
ٹھیک ہوگا - میں معزز ممبر کو محبور نو ہیں کر سکتا -

شری وی-ڈی- دیسپانڈے - ایک آدہ تقریر کڑی ریاں میں بھی ہو جائے نو
ٹھیک ہوگا - مشا - تو معلوم ہو سکتا ہے -

میسٹراسپیکر - میں مہانت تو نہیں کرتا -

©۱. ఎల్. జి. శరణ్:— ఈ ప్రశ్న బహళ మతత్వద్దేంబుదేనొ నిర్ణయ. ఆనర్ధం ఈ విషయస్థాని సాతనాడుత్త, హత్తి, దొలొళ ముంథాద 'Raw materials'

ಕಡೆಗೆ ಲಕ್ಷ್ಯ ಸೆಳೆದು ಅವುಗಳಂತೆ ಕೂಲಿಕಾರರನ್ನು ಎಣಿಸಬಾರದು ಎಂದು ಕೇಳಿದ್ದಾರೆ ಕೂಲಿಕಾರರು ಮನುಷ್ಯರು.

ಮಿಸ್ಟ್ರ್ ಸ್ಪೀಕರ್ - ಮೈನ್ ಯೆ ಕೆಹುಂಗಾ ಕೆ ರಿಸಲ್ ಲಿಗ್ವೊಚ್ ಮಿನ್ ತೆರ್ರಿರ ಕರೇ ಕಾ ಅಹಿತಾರ್ ಬಾ ಆ ಲೂಹಾವಿಲ್ ಲಿಕ್ನಿ ತೆರ್ರಿರ ಕಾ ಮೆಷಾ'ಕಿಯಾ ಹೀ ಅಸ್ಕೊ ದೆಹಿಯಾ ಮಿನ್ ರಕೆಹಿನ್ ತು ಮಿನ್ ಸಮ್ಹಾಹುನ್ ಲೆ ಅಯಿ ರನಾ ಮಿನ್ ತೆರ್ರಿರ ಕರನಾ ಆ ಪೆಸದ ಕರಿಂಗ್ಗೆ ಹಸ ಕು ರಬಾದೆ ಸೇ ರಬಾದೆ ಆರಬಿಲ್ ಸಮರ್ಸ ಸಮ್ಹ ಸಕಿನ್ - ಮಿನ್ ಅಸ್ಕೊ ರಿಸಲ್ ಲಿಗ್ವೊಚ್ ಮಿನ್ ತೆರ್ರಿರ ಕರೇ ಸೇ ರುಕಾ ತು ಮಿನ್ ಹಿಾಹತಾ ಲಿಕ್ನಿ ಬೇ ಮಿನ್ ಅಹಿಯಾ ಹೀ -

ಶ್ರೀ ಎಸ್. ಎಸ್. ಶ್ರೀ - ಡಿಪ್ಯುಟಿ - ಒನ್ ಒನ್ ತೆರ್ರಿರ ಕರೈ ಮಿನ್ ಬೇ ಹೂಹಾಯ್ ಬಾ ಅಹಿಯಾ ಹೀ ಲಿಕ್ನಿ ಕಾ ಅಹಿಯಾ ಹೀ - ಒನ್ ಒನ್ ತೆರ್ರಿರ ಕರೈ ಮಿನ್ ಬೇ ಹೂಹಾಯ್ ಬಾ ಅಹಿಯಾ ಹೀ -

ಮಿಸ್ಟ್ರ್ ಸ್ಪೀಕರ್ - ಮಿನ್ ಸಮ್ಹ ಸಕಿನ್ ಕರ ರಹಾ ಹೂ - ಲಿಕ್ನಿ ತೆರ್ರಿರ ಕಾ ಮೆಷಾ'ಕಿಯಾ ಹೀ ಅಸ್ಕೊ ಸಮ್ಹ ರಕೆಹಾ ಹಾಯ್ ತೆರ್ರಿರ ಕಾ ಮೆಷಾ'ಕಿಯಾ ಹೀ ಕೆ ರಬಾದೆ ಸೇ ರಬಾದೆ ಲೂಗುನ್ ಕಿ ಸಮ್ಹ ಮಿನ್ ಅಹೀ -

Shri L K Shroff . Shall I continue ?

Mr. Speaker Oh, yes

ಶ್ರೀ ಎಲ್. ಕೆ. ಶರೋಫ್ - ಅವರ ವಿಷಯವನ್ನು ಬೇರೆ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ನೋಡಬೇಕು ಎಂದು ಕೋರಿದ್ದಾರೆ. Basic Wage ಮತ್ತು Minimum Wage ಇವುಗಳ ವ್ಯತ್ಯಾಸವನ್ನು ತೋರಿಸಿ Minimum Wages Act ಇದರ ನಾಲ್ಕನೆಯ Section ನಲ್ಲಿ ವಿನಿಶ್ಚಯಿಸಿರುವ ನಾನು ಇಲ್ಲಿ ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಓದಿ ಹೇಳುವೆ:-

" Any minimum rate of wages fixed or revised by the appropriate Government in respect of scheduled employments under Section 3 may consist of (i) a basic rate of wages and a special allowance at a rate to be adjusted at such intervals and in such manner as the appropriate Government may direct nearly as practicable with the variation in the cost of living index number applicable to such workers (hereinafter referred to as the ' cost of living allowance '); or (ii) a basic rate of wages with or without the cost of living allowance, and the cash value of the concessions in respect of supports of essential commodities at concession rates, where so unauthorised , or (iii) an all inclusive rate allowing for the basic rate, the cost of living allowance and the cash value of the concessions, if any." ಅರ್ಥವೆಂದರೆ, Minimum wages = Basic wages + special allowance.

ಇದರಿಂದ ಅರ್ಥವಾಗುವುದೇನೆಂದರೆ, ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿಂಗಿನಂತಲೂ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜು ಉತ್ಪತ್ತಿ. ಈಗಾಗಲೇ Basic Wage ಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿನ ಒಂದು ಅನುಕೂಲವಿರುವಾಗ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಿನ ಸಲುವಾಗಿ ಅಚರಣೆಯನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ. Minimum Wages Act ಗೆ ಒಂದು 'Schedule of Employments' ಇದೆ. ಅದರಲ್ಲಿ ಎರಡು ಭಾಗಗಳಿವೆ. ವ್ಯವಸಾಯದ ಕೆಲಸಗಾರರು ಮತ್ತು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಾರರಿಗೆ ಈ ಕಾನೂನು ಸಮ್ಮತ ಸಂಸ್ಥಾನದಲ್ಲಿ ಲಾಗು ಅಗಿದೆ ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಕೆಲಸಗಳ ಬಗ್ಗೆ ಬೇರೆಬೇರೆ ಕಮಿಟಿಗಳನ್ನು ನಿರ್ಮಿಸಲಾಗಿದೆ.

ಗಿದೆ ಈ ವರ್ಷ ಸೆಪ್ಟೆಂಬರ್ ಒಳಗೆ ಆ ಕಮಿಟಿಗಳು ವರದಿಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಲಾಗಿದೆ. 'Minimum Wages Act' ನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಇಷ್ಟಕ್ಕೆ ಮುಗಿಯಲಿಲ್ಲ. ನಾನು ಅದರ ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೭ ಮತ್ತು ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಸಭೆಯ ಲಕ್ಷ್ಯವನ್ನಿಳಿಯುವೆನು

"Section 27 Power of Provincial Government to add to schedule—The appropriate Government after giving by notification in the Official Gazette not less than three months' notice of its intention to do, may, by like notification, add to either part of the schedule any employment in respect of which it is of opinion that minimum rates of wages should be fixed under this Act, and thereupon the schedule shall in its application to the Province be deemed to be amended accordingly"

"Section 30 Power of appropriate Government to make rules —(1) The appropriate Government may, subject to the condition of previous publication, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act"

ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರಾಂತಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡುವ ಅಧಿಕಾರವನ್ನು ಕೊಡಲಾಗಿದೆ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೭ ರ ಪ್ರಕಾರ Schedule ಗೆ ಬೇರೆ ವಿಷಯಗಳನ್ನು ಸೇರಿಸುವ ಅಧಿಕಾರವೂ ಪ್ರಾಂತಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ಕೊಡಲಾಗಿದೆ ಅದುದರಿಂದ ಸಂಸ್ಥಾನದ ಸರಕಾರಗಳಿಗೆ ಸಲಹೆ ಸೂಚನೆಗಳನ್ನು ಕೊಡುವ ಅವಕಾಶವಿದೆ ರೇಗೆ ಸಮಿತಿಯವರು ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ೨೬ ರೂ ಯಂತೆ ನಿಶ್ಚಯಿಸಿದ್ದಾರೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು ಅದಕ್ಕಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ನಮ್ಮಲ್ಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿರುವುದು. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ್ನು ಕುರಿತು ಹೇಳುತ್ತಾ, ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಭೂವ್ಯವಸಾಯದ ಕಡೆಗೆ ತಿರುಗಿ, ಗಂಗಾವುರದಲ್ಲಿ ಕಡಮೆ ವೇತನ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ, ನೆರೆಯ ಪ್ರಾಂತವಾದ ಬೊಂಬಾಯಿಯಲ್ಲಿ ದಿನಕ್ಕೆ ಎರಡು ಅಥವಾ ಎರಡುವರೆ ರೂಪಾಯಿ ಕೂಲಿ ಸಿಕ್ಕುತ್ತದೆ ಎಂದು ಹೇಳಿದರು. ನಾನು ರಾಯಚೂರು ಜಿಲ್ಲೆಗೆ ಸೇರಿದವನು. ರಾಯಚೂರು ಮದ್ರಾಸು ರಾಜ್ಯಕ್ಕೆ ಹತ್ತಿಕೊಂಡಿದೆ. ಅಲ್ಲಿ ಪರಿಸ್ಥಿತಿಹಾಗಿಲ್ಲ. ಒಂದು ವಿಶೇಷ ಪರಿಸ್ಥಿತಿ ಯನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ಗ್ರಹಿಸಿಕೊಂಡು ಅದನ್ನು ಸಾಮಾನ್ಯಮಾಡುವುದು ಸರಿಯಲ್ಲ. ಈ Schedule ನಲ್ಲಿ ಹನ್ನೆರಡು ಅಂಶಗಳಿವೆ. ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟ್ ನ್ನು ಈ ಹನ್ನೆರಡು ಕ್ಕೆಲ್ಲದೆ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಅನ್ವಯಿಸಿದಂತಿದೆ. ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ ನ ವಿಷಯವಾಗಿ ಮಂಡಿಸಿದ ವಿಚಾರಗಳು ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಅವು ನಮ್ಮನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಎಳೆದುಕೊಂಡು ಹೋಗುವುವು. ಈ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟ್ ೧೯೪೭ ರಲ್ಲಿ ಪಾಸಾಗಿದೆ. ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಬಿಲ್ಲು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರದ ಗಮನದಲ್ಲಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜ್ಸ್ Minimum Wagesಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸಿಕೊಡುವುದಾಗಿದೆ ಬೇಸಿಕ್ ವೇಜಸ್, ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಮತ್ತು ಫೇರ್ ವೇಜಸ್-ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ ಫೇರ್ ವೇಜ್ಸ್ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳನ್ನು ಒದಗಿಸುವುದೆಂದು ನಮಗೆ ತಿಳಿದು.

Basic Wages, Minimum Wages ಮತ್ತು Fair Wages ಇವುಗಳನ್ನು ಪರಿಶೀಲಿಸಿದರೆ Basic Wagesಗಿಂತಲೂ Minimum Wages ಹೆಚ್ಚು ಎಂದು ಕಂಡುಬಂದಿದರು, ಇವುಗಳೆರಡಕ್ಕಿಂತಲೂ Fair Wages ಹೆಚ್ಚು, Living Wages ಇವೆಲ್ಲಕ್ಕಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚು. ಇದರಲ್ಲಿ Housing, Medical Facilities ಮತ್ತು ಕೆಲವು Simple amenities ಸಹಿತ ಸೇರುವಂತೆ ಅಥವಾ ದೊರಕಿಸಿಕೊಳ್ಳಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗುವಂತೆ

ಕೂಲಿಯನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಲಾಗುವುದು ಆದರೆ Living Wages ಬಗ್ಗೆ ಯಾವ ಕಾನೂನೂ ಪಾಸಾಗಿಲ್ಲ ಅಥವಾ Bill ಸ್ವರೂಪದಲ್ಲಿಯೂ ಇಲ್ಲ. Fair Wages Bill ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ೧೯೫೦ರಲ್ಲಿಯೇ ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ Minimum Wages Act ಪಾಸಾಗಿ ಜಾರಿಯಲ್ಲಿ ಬರುತ್ತಿರುವಾಗ ಮತ್ತು Fair Wages Billನ್ನು ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ ಮಂಡಿಸಿರುವಾಗ ಕೇವಲ Basic Wages ಸಲುವಾಗಿ ಕಾನೂನನ್ನು ಪಾಸುಮಾಡಬೇಕು ಎಂದು ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸುವುದಾದರೆ ಗಡಿಯಾರದ ಮುಳ್ಳನ್ನು ಹಿಂದಕ್ಕೆ ಸರಿಸಲಪೇಕ್ಷಿಸಿದಂತಾಗುವುದು.

ಇನ್ನು ಎರಡನೆಯ ಮಾತು 'One month's Leave with pay'. Factory Act, 1947 ಪ್ರಕಾರ ಪ್ರತಿಯೊಬ್ಬ ಕೆಲಸಗಾರನು ೨೦ ದಿನವದ ವರೆಗೆ ಕೆಲಸ ಮಾಡಿದರೆ, ಒಂದು ದಿನವದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಹುಡುಗನಾದರೆ, ಇಪ್ಪತ್ತು ದಿನವದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು ಇವಲ್ಲದೆ, Minimum Wages Act ನ ಸೆಕ್ಷನ್ ೨೦ ರ ೨ ನೆಯ ವಿಭಾಗದ (f) clause ನಲ್ಲಿ ಒಂದು ವಾರದಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನ ಆರಾಮು ತೆಗೆದು ಕೊಳ್ಳುವುದಕ್ಕೆ ಅನುಕೂಲ ಮಾಡಿ ಕೊಟ್ಟಿರುವುದಲ್ಲದೆ, ಕೂಲಿ ಕೊಡಿಸುವ ವಿವರಗಳನ್ನೂ ಮಾಡಿ ಕೊಡಬೇಕೆಂದು ಹೇಳಿದೆ (f) of sub-section (2) of Section (30)—'Without prejudice to the generality of the fore-going power, such rules may provide for a day of rest in every period of seven days and for the payment of remuneration in respect of such day' ಎಂದಿದೆ. ಏಳು ದಿನಗಳಲ್ಲಿ ಒಂದು ದಿನದ ರಜೆ ತೆಗೆದುಕೊಳ್ಳಲು ಆಸ್ಪದವಿದೆ ಇಷ್ಟೇ ಆಲ್ಲ, 'With remuneration.' ಈ ತೀರ್ಮಾನವನ್ನು ಮಂಡಿಸಿದ ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಬಹಳವಾಗಿ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಮಂಡಿಸಿದರು. ಸೆಕ್ಷನ್ ೩೦ ರ ಕಡೆಗೆ ಅವರ ಲಕ್ಷ್ಯ ಹೋಗಿಲ್ಲವೆಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಇದರ ಕೆಳಗೆ ಸರಕಾರವು ತಕ್ಕ ರೂಲ್ಸ್ ಮಾಡಿಬಿಟ್ಟಿದೆ. ೫೨ ದಿನದ ರಜೆಯ ಜೊತೆಗೆ ೧೫ ದಿನವದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುವುದು. ಒಟ್ಟು ೬೭ ದಿನವದ ರಜೆ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಾಯಿತು. ಅದುದರಿಂದ ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬೇಕೆಂದು ಅವರು ಮಂಡಿಸುವುದು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸಮಾಡುವವರಿಗೆ ನಾಲಾರು ತಾಸು ಕೆಲಸವಾದ ಅನಂತರ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಕಾದ ಮೇಲೆ, ಕೈಕೂಲಿಮಾಡುವವರಿಗೆ ವಿಶ್ರಾಂತಿ ಬೇಡವೇ ಎಂದು ಕೇಳಿದರು. ಬ್ರೇನ್ ವರ್ಕ್ ಮತ್ತು ಫಿಜಿಕಲ್ ವರ್ಕ್‌ನಲ್ಲಿ ವ್ಯತ್ಯಾಸ ರಷಿಯಾ ದೇಶದಲ್ಲಿಯೂ, ನನ್ನಗೆ ತಿಳಿದಂತೆ, ಕಂಡು ಬರುತ್ತದೆ. ಯಾವ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಸರ್ವಸಮಾನತೆ ಇದೆಯೆಂದು ಹೇಳಲಾಗುತ್ತಿದೆಯೋ, ಅಲ್ಲಿಯೂ ಕೂಡ ಮೆದುಳಿನಿಂದ ಕೆಲಸ ಮಾಡುವವರಿಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಅನುಕೂಲಗಳಿವೆ. ಒಂದು ತಿಂಗಳ ರಜೆ With pay ಸಿಕ್ಕಬಾರದೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯವಲ್ಲ. ಇಂಡಸ್ಟ್ರೀಗಳ ಮಾಲಿಕರು ಮತ್ತು ಕೂಲಿಕಾರರ ನಡುವೆ ಹಾಗೆ ಸಮಾಧಾನಕರವಾದ ಒಪ್ಪಂದವಾಗಬಹುದು. ಆ ಅನುಕೂಲತೆಗಳು ಈ ಶಾಸನದಲ್ಲಿವೆ. ನನ್ನಗೆ ಎನಿಸುವುದೇನೆಂದರೆ, ಈಗ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಅನಾವಶ್ಯಕ. ಈಗಿದ್ದ ಸೌಲತ್ತುಗಳು ಕೇಳಿದ ಅವಕಾಶಗಳಿಗಿಂತ ಹೆಚ್ಚಿದ್ದ ಕಾರಣ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಬೇಕಿಲ್ಲ.

ಇನ್ನು ಮೂರನೆಯ ಮಾತು : Living Wages with cost of living Index. ಈಗ ಮಿನಿಮಮ್ ವೇಜಸ್ ಆಕ್ಟುಪಾಸಾಗಿ, ಫೇರ್ ವೇಜಸ್ ಪಾಸಾಗುವ ಸಂದರ್ಭ ಬಹಳ

ಹತ್ತಿರವಿದೆ Cost of living Index ಮತ್ತು Wages ನಡುವೆ ಸಂಬಂಧವಿರಬೇಕೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಮಂಡಿಸಿದರು ಇದನ್ನು ಕುರಿತು ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಮಿನಿಸೋಟಾ ವೇಜ್‌ನಲ್ಲಿ ಈ ದೃಷ್ಟಿಯಿಲ್ಲವೆಂದಲ್ಲ. ಸೆಕ್ಷನ್ ೩ ರಲ್ಲಿ ಇದರ ವಿವರಣೆ ಇದೆ.

مسٹر اسپیکر - اب گیارہ بج چکے ہیں۔ کیا ہاؤس کی یہ اجلاس (ریسس) کا آدھ گھنٹے کا ریسس (Recess) لیا جائے گا ؟ اب گیارہ بجے ہیں ۔ گیارہ بجے ساڑھے گیارہ بجے تک ریسس دیا جاتا ہے ۔ معرر میں حواسوقت تقریر کر رہے ہیں ساڑھے گیارہ بجے اسی تقریر کا سلسلہ جاری رکھیں گے ۔

The House then adjourned for recess till-half past Eleven of the Clock.

The House re-assembled after recess at-half past Eleven of the Clock.

[Mr Speaker in the Chair].

ಶ್ರೀ. ಎಲ್. ಕೆ. ಪರಾಸ್ - ಅಧ್ಯಕ್ಷ ಮಹಾಶಯರೆ, ಫೇರ್ ವೇಜ್‌ನಲ್ಲಿಯಾದರೋ ಅದನ್ನು ಸ್ಪಷ್ಟವಾಗಿ ಸೇರಿಸಲಾಗಿದೆ ರೇಗಿಸಮಿತಿಯವರು Basic Wages ೫೬ ರೂ. ಯಾಗಿರುವಂತೆ ಸಿಫಾರಸು ಮಾಡಿದ್ದರು. ಅಲ್ಲದೆ, Dearness allowance ೨೬ ರೂ. ಕೊಡುವುದಾಗಿಯೂ ಹೇಳಿದ್ದರು Cost of living Index number ಹೆಚ್ಚಾಗದಂತೆ ಅಥವಾ ಕಡಮೆಯಾಗದಂತೆ ಒಂದು pointಗೆ ಇಷ್ಟೆಂದು ನಿಶ್ಚಯಿಸಿ (ನನಗೆ ನೆನಪಿದ್ದ ಮಟ್ಟಿಗೆ ಒಂದು ವರೆ ಪೈ) ಒಂದು ದಿನದ ಕೂಲಿಯಲ್ಲಿ ಬದಲಾವಣೆ ಮಾಡಬೇಕು ಎಂದೂ ಹೇಳಿದ್ದರು. ಅವರು Dearness allowance ಪೂರ್ಣವಾಗಿ ಎಲ್ಲ ಕಾರಖಾನೆಗಳಿಗೂ ಕೊಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗಲಿಕ್ಕಿಲ್ಲವೆಂದೂ, ಅದರ ಅರ್ಧದಷ್ಟು ಮಾತ್ರ ಕೊಡಬೇಕೆಂದೂ ಸೂಚಿಸಿದರು ಆ ಪ್ರಕಾರ ಅದು ಜಾರಿಯಲ್ಲಿದೆ. Municipal Employees ಗೆ ಇದನ್ನು ಅನ್ವಯಿಸಿಲ್ಲವೆಂದು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರು ಹೇಳಿದರು. Basic Wages ಸಹ ಸಿಕ್ಕುತ್ತಿಲ್ಲವೆಂದು ಅವರು ಹೇಳಿದಂತಿದೆ. ಆದರೆ, ನಮ್ಮ ರಾಯಚೂರಲ್ಲಿಯೆ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ೩೫ ರೂ. ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು. ಆಯಾ ಮುನಿಸಿಪಾಲಿಟಿಯವರು ತಂತಮ್ಮ ಶಕ್ತ್ಯನುಸಾರವಾಗಿ ಕೊಡುತ್ತಿರುವರು.

ನಾಲ್ಕನೆಯದು. 'Providing of Bonus Fund Compulsorily out of Profits' ಇದೂ ಒಳ್ಳೆಯದು. ಇದರ ಸಾಧ್ಯಾಸಾಧ್ಯತೆಯ ಬಗ್ಗೆ ವಿಚಾರಿಸೋಣ Bonus ಯಾವಾಗಲೂ ಲಾಭ ಬಂದಾಗ ಕೊಡಬೇಕಾಗುವುದು. Compulsorily, bonus fund ನ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಇಲ್ಲಿಯೂ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ಇನ್ನೂ ಶೈಶವಾವಸ್ಥೆಯಲ್ಲದವ, ನಮ್ಮ Industries ಪರಪ್ರಾಂತಗಳಲ್ಲಿಯೆ Industryಗಳೊಂದಿಗೆ ಸ್ಪರ್ಧೆ ಮಾಡಲು ಸಾಧ್ಯವಾಗದಂತಾಗಬಹುದು. ಈ ತೀರ್ಮಾನದಲ್ಲಿನ ಯಾವುದೇ ವಿಷಯವನ್ನು ನಿಶ್ಚಯಿಸಬೇಕಾದರೆ 'Capacity of the Industry to pay'-ಇದನ್ನು ನಾವು ಗಮನಿಸಲೇ ಬೇಕಾಗುವುದು.

ಐದನೆಯದು: 'other Social Security Measures like old-age pension, security of Service, etc.' ಇದರ ಬಗ್ಗೆ ಹೇಳುವುದಾದರೆ, ಈ ಗಾಂಧಿ ಪಾಸಾಗಿರುವ

Work-men's Compensation Act, Employee's State Insurance Act ಮತ್ತು ನಮ್ಮ ಸರಕಾರದ Maternity Benefit Act ಇವೆಲ್ಲ ಈ ದಿಶೆಯಲ್ಲಿಯೇ ಇವುಗಳಿಗಿಂತಲೂ ಹೆಚ್ಚಿನ ಅನುಕೂಲತೆಗಳಿಂದರೆ, gratuity ಬಗ್ಗೆಯೂ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದು ಒಂದು ರೀತಿಯ old-age pension ಇದ್ದಂತೆ. ಈ ಬಗ್ಗೆ ಕಾನೂನಾಗಲಿ, 'And other Steps' ಆಗಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರಕಾರವು ಕೈಕೊಳ್ಳಬೇಕು ನಮ್ಮ ಸರಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದಾದರೆ, ನಮ್ಮಲ್ಲಿನ ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಗಳಿಗೆ ಧಕ್ಕೆಯಾಗಲಿ, ಕೂಲಿಕಾರರ ಜೀವನೋಪಾಯದ ಬುಡಕ್ಕೆ ಕೊಡಲಿಯ ಪೆಟ್ಟುಬಿದ್ದಂತಾದೀತು.

ಅರನೆಯದು. 'Compulsory recognition of Unions by the Employees' ಸಾಮಾನ್ಯವಾಗಿ ದೇಶದಲ್ಲಿರುವ Workers' Unions ನಡೆಸಿಕೊಡು ಹೋಗುವವರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಸಂಸ್ಥೆಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದವರಾಗಿರುತ್ತಾರೆ ಅವರು ಕೆಲಸಗಾರರ ಹಿತದ ದೃಷ್ಟಿಯಿಂದ ಬೇಕಾದ ಚಟುವಟಿಕೆಗಳನ್ನು ನಡೆಸುವುದರ ಜೊತೆಗೆ ಅವರಲ್ಲಿ ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷಪಂಗಡಗಳ ರಾಜಕೀಯ ತತ್ವಗಳನ್ನೂ ಪ್ರಚುರಗೊಳಿಸುವರು ಹೀಗಿರುವಾಗ ಇವರು Trade Union ಗಳ Recognitionಗೆ ಏಕೆ ಮಹತ್ತ್ವಕೊಡುತ್ತಿರುವರೋ ತಿಳಿಯದು. ನಮ್ಮಲ್ಲಿಯ ಒಂದೇ ಒಂದು Industryಯಲ್ಲಿ ಕೆಲಸಮಾಡುವ ಕೆಲಸಗಾರರು ಬೇರೆ ಬೇರೆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಿರುವುದು ಅಸಾಧ್ಯವೇನೂ ಅಲ್ಲ. ಒಂದೇ ಒಂದು ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ಸೇರಬೇಕೆಂಬ ನಿಯಮವಿಲ್ಲ. ಎರಡು ಅಥವಾ ಮೂರು Unionಗಳಿದ್ದಾಗ ಮಾಲಕರು ಯಾವುದಕ್ಕೆ ಮನ್ನಣೆ ಕೊಡಬೇಕು? ಮೇಲಾಗಿ ಈ ಯೂನಿಯನ್ನನ್ನು ಮನ್ನಿಸುವಂತೆ ಕೇಳುವ ಉದ್ದೇಶವಾದರೂ ಏನು? ಮಾಲಕರು ಈ Unionಗಳೊಂದಿಗೆ ವ್ಯವಹರಿಸುವಾಗ ಅನುಕೂಲತೆ ಇರಲೆಂದೇ? ಅಥವಾ ಇದಕ್ಕೂ ಹೆಚ್ಚಿಗೆ ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಕು ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರ್ಣಗೊಳಿಸಲು ಸಹಾಯಕವಾಗಲೆಂದೇ? ಒಂದು ಮೇಲೆ ಮಾಲಕರು ಮತ್ತು Unionಗೆ ಸೇರಿದವರು ಒಂದು ವಿಶಿಷ್ಟ ಬೇಡಿಕೆಯ ಬಗ್ಗೆ ಒಪ್ಪಂದ ಮಾಡಿಕೊಳ್ಳದಿದ್ದರೆ ಸರಕಾರವು ಮಧ್ಯಸ್ಥಿಕೆ ವಹಿಸಿ ಅದನ್ನು ನೆರವೇರಿಸುವುದು. ಯೂನಿಯನ್ನಿನ ರಜಿಸ್ಟ್ರೇಷನ್ ಆವಶ್ಯಕ ಸರಕಾರವು ಈ ಬಗ್ಗೆ ಬಹಳ ಸುಲಭವಾದ ನಿಯಮವನ್ನು ರಚಿಸಿದೆ ಒಂದು ಇಂಡಸ್ಟ್ರಿಯಲ್ಲಿ ದುಡಿಯುವ ಏಳು ಜನ ಕೆಲಸಗಾರರು ಸೇರಿ ತಮ್ಮ ಯೂನಿಯನ್ ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಅರ್ಜಿಹಾಕಿದರೆ ಸರಕಾರವು ಹಾಗೆ ಮಾಡುವುದು. ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಆಯಿತೆಂದರೆ, ಸರಕಾರವು ಒದಗಿಸಬಹುದಾದ ಯಾವುದೇ ಸೌಲತ್ತು ಆ ಯೂನಿಯನ್ನಿಗೆ ದೊರಕೇ ದೊರಕುವುದು ಆದ್ದರಿಂದ, ಈ 'Compulsory recognition of Union' ಇದರ ಅರ್ಥ Compulsory recognition of the leadership of the workers ಎಂದು ಕಾಣುತ್ತದೆ. ಬೇರೆ ಬೇರೆ ರಾಜಕೀಯ ಪಕ್ಷಗಳಿಗೆ ಸೇರಿದ ಕೆಲಸಗಾರರ ನಾಯಕರು ತಮ್ಮ ಪಕ್ಷದ ನಾಯಕತ್ವವನ್ನು ರಜಿಸ್ಟ್ರಾರ್ ಮಾಡಬೇಕೆಂದು ಹೊರಟಂತೆ ತೋರುವುದು. ನಾನು ಹೇಳುವುದು ಇಷ್ಟು: ಕೆಲಸಗಾರರ ಬೇಡಿಕೆಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸುವುದರ ಕಡೆಗೆ ಹೆಚ್ಚು ಲಕ್ಷ್ಯ ಕೊಡಬೇಕು. ಮಾಲಕರು ಅವುಗಳನ್ನು ಪೂರೈಸಿ ಯೂನಿಯನ್ recognise ಮಾಡದಿದ್ದರೆ ಅಡ್ಡೀ ಅಲ್ಲ.

ಇಷ್ಟಾದರೂ, ನಮ್ಮ ಪಾರ್ಲಿಮೆಂಟಿನಲ್ಲಿ Trade Unions Bill ಮಂಡಿಸಲ್ಪಟ್ಟಿದೆ. ಇದರಲ್ಲಿ ಈ ಬಗ್ಗೆಯೂ ತಕ್ಕ Provision ಇದೆ ಎಂದು ತಿಳಿಯುತ್ತೇನೆ. ಹೀಗಾಗಿ ಇದರ ಸಲುವಾಗಿ ಯಾವುದೇ ಲೇಜಿಸ್ಲೇಷನ್ ಆಗಲಿ 'And other steps' ಆಗಲಿ ಬೇಕಾಗಿಲ್ಲ ನೆಂದು ನನ್ನ ಅಭಿಪ್ರಾಯ.

ಇನ್ನು ಕೊನೆಯ ವಿಷಯ ನಿರ್ದೋಷ ಸಮಸ್ಯೆಯ ಪರಿಹಾರಕ್ಕಾಗಿ ತಕ್ಕ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯನ್ನು ಮಾಡುವುದು ಇದು ಬಹಳ ಅವಶ್ಯವಾದುದು ಮತ್ತು ನ್ಯಾಯವಾದುದು ಆದರೆ ನಮ್ಮ ಸಂಸ್ಥಾನ ಒಂದೇ ಈ ಬಗ್ಗೆ ಮಹತ್ವವಾದ ಕ್ರಮವನ್ನು ಕೈಕೊಳ್ಳುವುದು ಸಾಧ್ಯವಾಗದ ಮಾತು ಎಂದು ನಾನು ಖಂಡಿತವಾಗಿ ಹೇಳುತ್ತೇನೆ ಇಂಗ್ಲೆಂಡಿನಲ್ಲಿ Un-employment Insurance Act ಎಂಬ ಒಂದು ಕಾನೂನು ಇದೆ ಇದೇ ಮಾದರಿಯ ಒಂದು ಕಾನೂನು ನಮ್ಮ ದೇಶದಲ್ಲಿ ಮಧ್ಯವರ್ತಿ ಸರ್ಕಾರವು ಪಾಸುಮಾಡಿದರೆ ಒಳ್ಳೆಯದು ಅಂತು, ಈ ವಿಷಯವಾಗಿಯೂ All India Basis ಮೇಲೆ ವ್ಯವಸ್ಥೆಯಾದರೆ ಒಳಿತು.

ಒಟ್ಟಿನ ಮೇಲೆ ಈ ತೀರ್ಮಾನ ಮಹತ್ವದ್ದು ಇದರಲ್ಲಿಡಗಿರುವ ತತ್ತ್ವಗಳು ಸರ್ವ ಸಾಮಾನ್ಯವಾದುವು ಈ ತತ್ತ್ವಗಳಿಗೆ ಮತ್ತು ಮಾನ್ಯ ಸದಸ್ಯರ ಉದ್ದೇಶಗಳಿಗೆ ನನ್ನ ಸಂಪೂರ್ಣ ಬೆಂಬಲವಿದ್ದರೂ ಈ ತೀರ್ಮಾನವು ಅನಾವಶ್ಯಕ ಮತ್ತು ಅಕಾಲಿಕವಾದುದರಿಂದ ನಾನು ಇದನ್ನು ನಿರೋಧಿಸುತ್ತೇನೆ.

The Minister for Labour and Rehabilitation (Shri V B Raju) :
Mr Speaker, Sir, This resolution moved by Shri Deshpande seeks to recommend to the Government that..... ..

Mr. Speaker Will it not be better to reply to all the speeches at the end. Only two speeches have been made till now and probably there will be more

شری ااجی راؤ (پرهی)۔ مسٹر اسپیکر۔ سر۔ قبل اسکے کہ میں اپنی تقریر شروع کروں اس رزلویشن پر میں ایک امینٹ لانا چاہتا ہوں۔ میں نے اس امینٹ کو سکرٹری صاحب کے پاس پیس کر دیا ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ

(a) Re-number clause (a) of the Resolution as Clause (1)

(b) Insert the following as Clause (2) between clause (a) and (b) .

“(2) Regarding Employees in the Factory ”

(c) Renumber clauses (b), (c), (d), (e), (f) and (g) as sub-clauses (a), (b), (c), (d), (e) and (f) of Clause (2)

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی امینٹ پیش کیا ہے۔

شری ااجی راؤ (پرهی) جی ہاں ایک گھنٹہ پہلے۔

مسٹر اسپیکر۔ کیا آپ نے آج ہی دیا تھا ؟

شری ااجی راؤ۔ اسمبلی شروع ہونے کے بعد جب میں اٹھا تھا تو اس وقت میں نے سکرٹری صاحب کو دیا تھا۔

مسٹر اسپیکر - آپ بحث نوکرسکے ہیں لیکن اسڈسٹ کے بارے میں غور کرنا ہوتا - میں سمجھتا ہوں کہ اسڈسٹ کے بارے میں ہاؤس کو غلط فہمی ہوئی ہے - رزولوشن بر اسڈسٹس نوڈے جاسکتے ہیں مگر انکے متعلق بھی ریزولوشن (Previous Notice) دینا ضروری ہے - ایسی صورت میں اسڈسٹ کو میں روکنا چاہتا ہوں لیکن آپ نے حوالے - ی - سی - ڈی - ای - ایف فرمایا اس لحاظ سے رزولوشن کو رکھ سکے ہیں نا میں یہ دیکھتا ہوں گا - کیونکہ آج ہاؤس کا رنگ کچھ ایسا معلوم ہونا ہے کہ یہ رزولوشن ہم ہوگا - ایک صرف دو ہی اسپیکس ہوئی ہیں - رزولوشن بر آئندہ اسڈسٹس نہیں ہو سکے ہیں -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - جو رزولوشن ہمارے سامنے آیا ہوا ہے اس میں بتا گیا ہے کہ -

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

یہ ٹھیک ہے لیکن اسڈسٹ نوڈے طور برسمس کے سامنے آجائے تو اس کے الفاظ کیا ہیں اس کا مسمس کو ٹھیک طور پر اندازہ ہوگا - اس وقت تک انکو اندازہ نہیں ہو سکتا مسٹر اسپیکر - آپ بحث کیجئے - تقریر کا آپکو اختیار ہے - تقریر کے دوران میں آپ کسی خاص چیز بر اسٹرس (Stress) دے سکتے ہیں -

شری اجی راؤ - جو رزولوشن ہاؤس کے سامنے یستہ ہے اس کے اسڈسٹ - بارے میں ڈسکس ہو رہا ہے -

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - ہوائنٹ آف انفرمیشن (Point of information) میں نے اسڈسٹس سے متعلق رولس پڑھے ہیں - ان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسڈسٹ اب بھی دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اسپیکر صاحب اجازت دیں -

مسٹر اسپیکر - اس میں ہاؤس کو بھی کنویینس (Convenience) ہو اور دوسرے آئریبل مسمس بھی اسکو سمجھ سکیں -

شری اجی راؤ - جو رزولوشن اس وقت ہاؤس کے سامنے ہے اس کے موور (Mover) نے کہا ہے کہ ختمے ان ایکٹمنٹس (Enactments) ہوئے ہیں ان ان ایکٹمنٹس کے باوجود جہاں اس طرح کے ایکٹس (Acts) ہوں وہاں اس ہاؤس کو اختیار ہے کہ اس کے متعلق بل پیش کر کے ان ایکٹمنٹس کئے جائیں - رزولوشن کے پہلے جرمیں یہ کہا گیا ہے کہ

“ Fixing of basic wages to all the employees in the factory and in the fields ”

اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو مردور فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور جو مزدور ہراعت میں کام کرتے ہیں انکے بیکس ویجس (Basic Wages) کا معیار

قائم ہوا لارمی ہے۔ رراع سے میرا تعلق ہونے کی وجہ سے رراعتی مردوروں کے نوریس کو میں واضح کر دیا چاہتا ہوں۔ آب حائے ہیں کہ ہمارے ہاں رراع میں کانکیو فارسیگ (Collective farming) ہیں۔ اسلئے رراعتی مردور اسکیاثرڈ پورس (Scattered Position) میں ہے۔ فیکٹری مردور تو آرگائڈ (Organized) ہیں۔ وہ آرگائڈ ہوسکے ہیں۔ لیکن رراعتی مردوروں کا یہ پورس ہیں۔ آپکو معلوم ہوگا کہ رراعتی مردوروں کی حدتک احرب فکس میں ہے۔ لیڈ لارڈ حس طرح چاہتے ہیں مردوری دیکر ان سے کام لیتے ہیں۔ نہ صحیح ہے کہ جید مقاباں پر احرب دینے کا سوال آتا ہے۔ لیکن کوئی خاص معیار مقرر نہیں۔ کبھی کبھی امیں لیڈ لارڈ کچھ قرص دیتے ہیں اس قرص کے سود ہی میں ان سے ناچ پانچ دس دس سال کام لے لیا جاتا ہے۔ ان کے لئے کوئی ٹائم فکس نہیں۔ امیں دن رات کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ یوبیس گھنٹے علام کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ ان مردوروں کو بیسک ویمس (Basic Wages) مقرر نہ ہوئی وجہ سے امیں کیا دیا جائے یہ سوال کبھی پیدا نہیں ہوا۔ آب حائے ہیں کہ ہم سے مقاباں در حماں رراعتی مردور کھیم میں کام کرتے ہیں ان سے بیلوں کی طرح کام لیا جاتا ہے۔ اس سے بڑھکر ان کا کوئی نوریس نہیں۔ انکا گھر ہے۔ سسار ہے اسکا حیاں کبھی پیدا نہیں ہوا۔ امیں مہیمہ دو مہیمے میں ایک بار بھی اسے گھر حائے کی اجارہ میں دیتا ہے۔ اس طرح کام لینے کے بعد بھی امیں بسٹ بھر روٹی میں دیتا ہے۔ امیں آدھا پیٹ کھا کر کام کرنا پڑتا ہے اسلئے رراعتی مردوروں کی حدتک کوئی بیسک ویمس مقرر ہونا ضروری ہے۔ آب لے مہیم ویمس (Minimum Wages) مقرر کرنے کے لئے ایک ٹائم فکس کما بھا لیکن اس کے متعلق کوئی عمل نہیں ہوا۔ اسلئے یہ ضروری ہے کہ کم از کم دیہاؤں میں حماں دیہاتی مردور کھیم میں کام کرتے ہیں انکے بیسک ویمس مقرر کردئے جائیں۔ انکی کوئی یوبیس نہیں۔ اسکیاثرڈ (Scattered) ہونے کی وجہ سے وہ اپنی حواہش کو مالکوں کے سامنے رکھکر امیں نورا کرنے کے لئے زور میں دے سکتے۔ امیں سسکلاب کا ساما کرنا پڑتا ہے اسلئے ان معاملات کی حدتک گورنمنٹ رراعتی مردوروں کے لئے فیکٹری مردوروں کی طرح بیسک ویمس مقرر کردے۔ آرہیل ممرس میں ہم سے لوگ دیہاتوں سے آئے ہیں وہ دیہاتوں کی پرستہتی (परिस्थिति) سے نا واقف ہیں۔ آپکو معلوم ہے کہ رراعتی مردوروں سے کس طرح کام لیا جاتا ہے اس طرح کام لیا جاتا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسان میں ہیں۔ رہیدار یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ حومزوری امیں دیہاتی ہے اس کا کوئی معیار نہیں۔ وہ مردوری اتنی تھوڑی ہوتی ہے کہ کھائے یا کپڑے کے لئے بھی کافی ہیں ہوسکتی۔ بچوں و عمرہ کی تعام کا سوال تو پیدا ہی نہیں ہونا۔ بچوں کی تعلیم ہو اسوقت سوجھتی ہے جبکہ کھائے کو کھانا اور پھسے کو کپڑا میسر آئے۔ گو وہ آرگائڈ مزدور ہیں لیکن اسکے باوجود بھی گورنمنٹ پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ ان مزدوروں کے بیسک ویمس قائم کریں۔ فیکٹریوں میں آرگائڈ لیبر ہونے کی وجہ سے ان کی یوبیس

ہوں ہیں اور وہ انہی مانگیں اسٹرائک (Strike) کے ہیار سے زوری کرلیں
ہیں ۔ لیکر زرعی مزدوروں کا سوال الگ ہے ۔ ان کے حالات اور زوریس کو دیکھنے
ہوئے ہمیں کوئی ایسا ایکٹ (Act) یا بل (Bill) بیس کرنا چاہئے
حوالہ کی مدد کا ذریعہ ہو ۔ یہاں ان کا کوئی ہمدرد موجود نہیں ہے ۔ ان کے لئے
صرف بیسک ویجس دینے کا ہی سوال نہیں بلکہ کھالے اور کپڑے کا بھی سوال ہے ۔
ایک معرر معرے گنگا نور کا اسٹنس (Instance) دیا ہے ۔ میں
بھی ایسے اسٹنس دیسکتا ہوں ۔ ربھی اورنگ آباد ۔ نادیڑ اور عنان آباد وغیرہ
مقامات پر اور خاص طور پر نلگاہہ میں زمینداروں کے پاس ان مزدوروں کی حبس علاموں
کی سی ہوتی ہے اور کوئی دوسری حیثیت نہیں ہوتی ۔ اسی طرح مرہٹواڑے میں بھی
نہ صرف وہ بلکہ بیوی بچے بھی علاموں کی حیثیت سے زمینداروں کے پاس دن رات
بٹھے رہے ہیں اور حانوروں کی طرح کام کرتے ہیں ۔ بھر بھی انہیں کوئی ایسی احر
نہیں دیتی حوالہ کے پیٹ بھرے کے لئے کافی ہو ۔ میں عرض کرونگا کہ زرعی مزدوروں
کے لئے بھی ایسے اسٹنس (Steps) لئے جائیں جیسی وہہ سے بیسک ویجس
(Basic Wages) قائم ہوں اور اس طرح کم از کم زمیندار ان کو انہی
اجرت دیے پر مجبور ہو جائیں ۔ جب ان سے کام لیا جاتا ہے تو اوسکے معاوضہ میں
کم از کم ان کو ایسی احر ملتی چاہئے ۔ اب حواسٹنس بیس کیا گیا ہے کلکتہ فارمسنگ
(Collective farming) نہ ہو جیسی وہہ سے زرعی مزدوروں کو بوس
(Bonus) دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ بھی کہا جاتا ہے کہ نہ
چونکہ مسلسل ایک جگہ کام نہیں کرتے کہیں چار مہینے کہیں چھ مہینے کہیں ایک
سال کام کرتے ہیں اسلئے ایسے زرعی مزدور کو کس طرح بوس دنا حاسکتا ہے ؟ دیہات
کے آریبل معرر جاتے ہیں کہ اصلاع میں ان لوگوں سے ہر سال نوکر نامہ لکھا لیا
جاتا ہے ۔ بارہ مہینے کے ویجس دئے جاتے ہیں لیکن ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔ کا
آریبل مسٹر یہ جانتے ہیں کہ ان لوگوں سے اس طرح ۱۳ مہینے کام لیا جاتا ہے ۔
حسب تک کوئی ان ایکٹمنس نہ ہوں کوئی رولس (Rules) نہ ہوں ۱۳ مہینے
کام لینے کے طریقہ کو نہیں روکا حاسکتا ۔ اگر وہ ایک یا دو دن بیمار ہو جائیں تو احر
نہیں دیتی ۔ اس دن کی احر کم کردی جاتی ہے اور سال حتم ہونے کے بعد ان دنوں کی
نلاحی کے لئے اوسے کام کرنا پڑتا ہے ۔ زمینداروں نے یہ انڈر اسٹینڈنگ (understanding)
کرلی ہے کہ ان سے بارہ مہینے کا نوکر نامہ لکھا یا جائے لیکن ۱۳ ماہ کام لیا جائے ۔
اس طرح سے ان سے بلا اجرت محنت لیجاتی ہے ۔ اس طرح دیہات کے بڑے بڑے زمیندار
ان زرعی مزدوروں کو ۱۲ مہینے کی احر دیکر ۱۳ مہینے کام لیتے ہیں ۔ وں مہینے
لیوونہ ہے (One month's leave with pay) کا نو کوئی سوال ہی ان کے لئے
نہیں ہے ۔ اگر یہ سوال کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ چونکہ یہ لوگ کچھ دن یہاں
اور کچھ دن وہاں کام کرتے ہیں اس لئے ان کی حد تک لیوونہ ہے (Leave with pay)
کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔ اگر زرعی مزدور قریب المرگ ہو جائے تو اس کی دیکھ

بیماری کے لئے ایک بیسہ بھی ہوا۔ یہ ہوتی ہیں زرعی مزدوروں کی مسکلات۔ اور یہ اس طرح اسکٹرڈ پوزیشن (Scattered Position) میں ہیں۔ ہمارے پاس ایک انکٹ ہونا چاہئے جسکی رو سے ان زرعی مزدوروں کی مسکلات کو حل کیا جاسکے اور انکو ایسی حائل محبت کا معاوضہ دلایا جاسکے۔ فیکٹری کے مزدوروں کے لئے ٹائم فیکس (Fix) ہونا ہے۔ یہاں کوئی ٹائم فیکس نہیں ہے۔ اگر ہم ان کے لئے ٹائم فیکس کر دیں تو ان کے لئے سہولت کا ناع ہوگا۔ آخر وہ بھی تو گھر رکھتے ہیں۔ نوی بجے رکھے ہیں سسار رکھتے ہیں۔ کم از کم رات میں وہ آرام لے سکیں اسکا ہمیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اگر کوئی ایکٹ نافذ نہ کیا جائے تو ان سے اسی طرح ۲۴ گھنٹے کام لیا جانا رہیگا۔ دیہات میں کم از کم ۵ فیصد مزدور ہوتے ہیں خصوصاً مرہٹواڑی میں بہت سے مقامات پر ۵۰ فیصد مزدور ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بھی عرب ہوتے ہیں۔ ان کے پاس رہنے کے لئے مکان ہے نہ کھانے کے لئے کھانا نہ ہسے کے لئے کٹرا۔ ان ۵۰ فیصد لوگوں کے لئے ہمارے یہاں کوئی ایکٹ نہیں ہے کہ ان کی دسواڑیاں دور کر سکیں تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم عوامی بمادات کا حمال کرتے ہیں؟ گو مینیم ویجس ایکٹ (Minimum Wages Act) ہے لیکن اسکی محبت انک بل میں سن کر کے اس ظلم و ستم کو بند کرنا چاہئے۔ ایک ٹائم فیکس کر کے ۸ گھنٹے یا ۱۰ گھنٹے مقرر کر دئے جائے چاہئیں اور کم از کم ایسے ویجس مقرر کئے جائیں کہ ان کی زندگی بسر ہو سکے۔

ایک آنریبل ممبر۔ میں سمجھتا ہوں کہ حیدرآباد میں اس کے لئے قانون بھیجیگاں

نافذ ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ اس قانون سے آنریبل ممبر بھی واقف ہیں۔

شری اباچی راؤ۔ میں مانتا ہوں لیکن جس قانون کا حوالہ دیا گیا کیا زرعی مزدوروں کو اس سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟ ۲۴ - ۲۴ گھنٹے مزدور مالکوں کے پاس کام کرتے ہیں۔ کیا اب اس سے انکار کر سکتے ہیں؟ کوئی ٹائم ان کے لئے فیکس ہونا چاہئے۔ یہ مہایب ضروری ہے۔ ہم کو اس براسٹس (Steps) لیے چاہئیں اور غور کرنا چاہئے۔ کیا اب نہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ایکٹ کی وجہ سے زرعی مزدوروں کو فائدہ پہنچ رہا ہے؟ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ زرعی مزدوروں کی محبت کے معاوضہ کا کوئی اسطام نہیں۔ میں اس کے انسٹنس (Instances) دے کے لئے بھی تیار ہوں جہاں مزدوروں کی محبت کو لوٹا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کی بیماری کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مزدور کبھی بیمار نہیں ہوتے۔ انہیں موب کے مہمہ میں جانے تک کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔ یہ زرعی مزدور جابوروں سے زیادہ بدتر زندگی گزارتے ہیں۔ ایک سال کے معاہدوں کے ناموحد مالک ان کو نکال دیتے ہیں۔ اور گھر کا راستہ سناٹا ہے۔ جو شخص اپنے مالک کی ادنیٰ چابک کی پھٹکار پر کام کرتا ہے اس مزدور کو کوئی ایسا سہارا نہیں جسکو وہ اپنی شکایت سا سکے۔ ان تمام حالات کے

حب میں بہ عرصہ درودنگ کہ زرعی مردوروں کے لئے بھی ایک ایسا ایکٹ لانا چاہئے جسکی روئے وں سہس لموہہ لے (One month's leave with pay) بھی دجاسکئے ۔ حب ہم یہ مطالہ سس کرتے ہیں تو کہا چانا ہے کہ تجم ریری کا رمانہ ہے فصل کے ۔ رو کا رمانہ ہے ۔ ایسے وق میں لیوکسے دجاسکتی ہے۔ لیکن ہمیں ان سروسوں کے حالات یر عور کرتے ہوئے اور انکی مسکلات کو سامے رکھے ہوئے کم ارکم نہ طے کرنا چاہئے کہ ان کی بہاری کے رمانہ میں ان کو معاوضہ کے ساتھ رخصت دجائے یہ امر آت کے رر عور ہونا چاہئے ۔ جو زرعی مردور بڑھانے میں کام ہیں آر سکتے وہ کسطرح ایسی رندگی گزار سکتے ہیں ؟ ان کا کیا سہارا ہے ؟ میں نے جو امٹ مٹ بیس کہا ہے اس کا یہ مہموم ہے کہ زرعی مردوروں کے ان مسائل کو بھی طے کیا جائے ۔ آت لے جس قانون کا حوالہ دیا ہے اس قانون کے تحت کا زرعی مردور ایسی گرائی ہونے کے باوجود بھی کسی مالک سے ڈیرس الوس (Dearness Allowance) کا مطالہ کر سکتے ہیں ؟ کیا کسی مالک نے انہیں ڈیرس الوس دیا ہے ؟ کیا مہنگائی صرف سہر میں ہی ہوئی ہے ؟ کیا دیہانوں میں مہنگائی نہیں ہوئی ؟ دیہانوں میں بھی مہنگائی ہوئی ہے اس سے کوئی آرمیل ممر انکار نہیں کر سکتا ۔ حسطرح کڑا آت کے لئے ضروری ہے، مکتیری مردوروں کے لئے ضروری ہے، اسی طرح زرعی مردوروں کے لئے بھی ضروری ہے ۔ کڑا خریدنے کے لئے کیا انہیں گرائی کا سانس کرنا نہیں پڑا ؟ اناح کی قسموں میں گرائی سے کیا وہ لوگ محفوظ ہیں ؟ سہر نوراسنگ انریا (Rationing area) میں ہونے کی وجہ سے وہاں اناح کی قیمتوں پر کنٹرول رھنا ہے لیکن دیہانوں میں ان مردوروں کو کالے نارار میں جارگنا قیمتی ادا کرکے علہ خریدنا پڑنا ہے۔ دوسری مسکل یہ ہے کہ دیہانوں سے علہ لیوی کے دریعہ حاصل کرلنا حاکر سہروں کو لالیا چانا ہے اور سچارے دھاق علہ نہ ہونے کی وجہ سے فاقوں کا ساما کرتے ہیں ۔ مجھے معلوم ہے کہ دیہاتوں میں مردور علہ نہ ملے بر سیدھی کا گودام اور گھاس بھوس کھا کر رندگی گدارتے ہیں ۔ انکے پاس اتنا پسہ بھی نہیں ہونا کہ وہ کالے نارار سے علہ خرید کر پیٹ بھر سکیں ۔ وہاں راسنگ کا بھی انتظام نہیں جس سے مناسب قیمتوں پر انہیں علہ مل سکے ۔ ایسے حالات میں وہ لوگ اپنے دن گدار رھے ہیں ۔ بہت سے لوگوں نے تو ان نکالیم سے تگ آکر خود کسی کرلی ہے۔ اگر میں ان فکٹس (Facts) کا اظہار کروں تو ممکن ہے کہ آت کو برا معلوم ہو لیکن میرے داس اس کے اسٹیمس (Instances) موجود ہیں کہ اصلاع پیڑ اور ترہی میں لوگ ہڈلہ سیدھی کے گودے اور ترہے کھالے کیوجہ سے بیماروں میں سلا ہوئے اور کئی لوگ مر گئے ہیں ۔ زرعی مردوروں کا یہ پوزیشن ہے۔ آت کے پاس سہروں میں جو مردور فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں ان کو تو آت دیکھ سکے ہیں لیکن دیہانوں میں جو مردور مسکلات میں اپنی رندگی گزار رھے ہیں انہیں آت دیکھ نہیں سکے ۔ اس لئے زرعی مردوروں کے لئے بھی بیسک ویس کا تعن ہونا ضروری ہے ۔ وہ اسکیاٹرڈ (Scattered) ہونیکی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے

امہیں بڑھائے میں سہارا مل سکے۔ ان کے بےسک وخص کا انیکٹمنٹ (Enactment) ہونا ضروری ہے۔ اگر ہم اس جیرکو اہمیت نہ دیں تو یہ نا مناسب ہوگا۔ جو رراعتی مردور کھیتوں میں کام کرتے ہیں ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ آدھے بھوکے اور آدھے بگئے ہوتے ہیں۔ ان کے بچوں کی تعلیم کا انتظام نہیں۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو دوا کی ایک بڑی بھی امہیں نصیب نہیں ہوتی۔ ان جیروں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے یہ عرص کرنا ہے کہ میں نے جو اسڈسٹ پیس کیا ہے اس لحاظ سے ان ایکٹمنٹ ہو۔ ررعی مردوروں کے لئے بےسک وخص اور ٹائم مقرر ہونا چاہیئے۔ وہ بھی ایک اسان ہیں امہیں بھی اسان کی طرح زندگی بسر کرنے کا حق ہے۔ اگر ہاؤس اس بر عور کرے تو مناسب ہوگا۔

شری مادھورائو نرلیکر۔ (ہنگولی محموط)۔ یہ قرار داد مردوروں کے معلی ہے میں اس سلسلہ میں گری اور فیکٹری میں کام کرنے والے مردوروں کی بحث میں نہیں حاؤنگا کیونکہ امہیں ماہانہ تحواہ ملتی ہے اور کبھی کبھی بوس بھی ملتا ہے۔ میں صرف ان مردوروں کا ذکر کرونگا جن کا مجھ سے معلی ہے۔ وہ مردور رراعتی مردور ہیں۔ رراعتی مردوروں کا معلی اس طبقہ سے ہے جو درج مہرست اقوام کہلاتا ہے۔ اس ملک میں درج مہرست اقوام کی جو حالت ہے اس سے آئریل ممرس اچھی طرح واقف ہیں۔ کھیتوں میں جو مردور کام کرتے ہیں امہیں یا نج اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جو سال دار کہلاتا ہے۔ یہ سال بھر کام کرنا ہے۔ دوسرا وہ جو مہیسہ دار کہلاتا ہے۔ یہ ایک مہیسہ تک کام کرنا ہے۔ تیسرا رور دار جسے رورانہ کچھ نہ کچھ مردوری دیا کر کام لیا جاتا ہے۔ چوبھاقرصہ دار مردور ہے۔ باسجوان وہ مردور ہے جو نلامعاوضہ کام کرنا ہے یعنی اس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ امسوس کی نات ہے اور یہ ہماری نہ نصیبی ہے کہ اس ملک میں عوامی حکومت لائے والے اس طبقہ سے مف کام لیتے ہیں۔ میں صرف اس ایک پوائنٹ (Point) پر اپنی تعریر حتم کرنا چاہتا ہوں۔ سال دار وہ مردور ہیں جنہیں سال بھر کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے ایک آئریل دوست نے ذکر کیا۔ ان سے سالانہ تو لکھوایا جاتا ہے مگر امہیں سال میں ۱۳ مہیسے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ ساہوکار۔ مالدار لوگ۔ دیسمکہ اور دیس یا نڈے جو مالک بن بیٹھے ہیں وہ اس غریب سے سالانہ کے تحت مارہ مہیسے کے بجائے ۳ مہیسے کام لیتے ہیں۔ ان سے نہ صرف دن میں کام لیا جاتا ہے بلکہ راب میں بھی کام لیا جاتا ہے۔ وہ بیچارہ دن بھر کھیب میں کام کرتا ہے۔ کام کرنے کے بعد ہر اسان یا حاندار آرام چاہتا ہے لیکن اسے وہ آرام بھی نصیب نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نال بچوں کے پاس بھی نہیں رہ سکتا۔ اس سے رات میں کھیت کی نگرانی کا کام لیا جاتا ہے۔ کھیب کی رکھوالی میں اس کی نیند حرام ہوجاتی ہے اور رات کے چار بجے سے تو پھر کام شروع ہوجاتا ہے۔ اسطریقہ سے اس سے دن راب کام لیا جاتا ہے۔ آپکو تو صرف ابک گھنٹہ بھی نیند نہ آئے تو اعتراض ہوتا ہے اگر کہیں ریڈیو بھے اور کہیں لاؤڈ اسپیکر لگایا جائے تو نیند نہیں آتی (Cheers) لیکن ان مردوروں اور کسانوں کی زندگی پر غور کیجئے جنہیں نہ نیند ہے نہ آرام۔ وہ بیمار ہوتے ہیں تو

ان کے علاج کا بھی کوئی انتظام نہیں۔ میں اس کی کافی مثالیں پیش کر سکتا ہوں کہ ان ہی نکالیف میں کئی لوگ موب کے بدر ہو گئے ہیں۔ سالداری سے صرف یہی سلوک میں کیا جاتا بلکہ اس سے کہا جاتا ہے کہ وہ تو کھیت میں کام کرے اور اسکی عورت ان کے مالک یعنی دیسمکھہ - دیسماندوں کے گھروں میں کام کرے۔ اس بیچاری بیوی کے دو چار چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں۔ اسے اپنی روزی کالے کا موقع دینے کی بجائے دیسمکھہ اور دیسماندے اسے حاندانوں کی حفاظت کے لئے اور کام لیسے کے لئے گھر میں رکھتے ہیں اور معاہدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک سال میں ایک ساڑی اور روزانہ ایک روٹی دیا جائے گی۔ اس کے معاوضہ میں اسے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ میرے ایک دوست نے قانونی تھکنکال کا حوالہ دیا اور کہا ہے کہ یہ قانون موجود ہے مگر یہ ہے ایکے قانون کا عمل کہ اکثر مقامات پر ظالم پٹیل پٹواری اور دیسمکھہ دیسماندے مردوروں سے راضیوں پر سب کچھ کام لیتے ہیں۔

دوسرا طبعہ مہسہ داروں کا ہے ان سے ماہانہ معاہدہ پر کام لیا جاتا ہے مہسہ دار سے لکھا جاتا ہے کہ اسے ماہانہ دس سدرہ یا بیس بیس روپیہ دئے جائیں گے۔ اس کے معاوضہ میں اس سے بھی اسطرح کام لیا جاتا ہے جسطرح سالداری سے۔ آپ کو تو یہاں ایک سنگلہ ملتا ہے۔ آپ کے سامنے ایک جیڑا سی رہتا ہے اسطرح آپ کو موٹر اور دوسری کئی سہولتیں دینے کے علاوہ اتنی بڑی تحواہ دیا جاتی ہے بھر بھی وہ آپ کو کافی ہیں ہوئی لیکن اس مردور سے اتنی قلیل تحواہ کے معاوضہ میں دن رات کام لیا جاتا ہے۔ یہ تحواہ بھی بعد نہیں دیا جاتی۔ اگر کبھی اسے بیوی بچوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے وہ قرض لیتا ہے تو یہ تحواہ قرض میں جلی جاتی ہے بلکہ سود ہی میں اسے یہ کام کرنا پڑتا ہے۔ میں ان سب جیڑوں کا خاص طور پر اس لئے ذکر کر رہا ہوں کہ آج حیدر آباد میں عوامی حکومت آئی ہے اس کا یہ فرض ہے کہ عوام کے ان مسائل پر ضرور غور کرے آپ عوام کے نمائندے کہلاتے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ عوام کے مفاد کے لئے کام کرتے ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہے تو آپ کا یہ سب سے پہلا فرض ہے کہ ان مسائل پر غور کریں۔

اس کے بعد دوسرے وہ مردور ہیں جو رور دار کہلاتے ہیں۔ ان کا پوزیشن۔ سالداری اور مہسہ دار سے بھی بدتر ہے۔ انہیں روزانہ ایک روٹی کھانے کے لئے دیا جاتا ہے۔ کسی کو آٹھ آٹھ دئے جاتے ہیں اور کسی کو چھ آٹے اور ایک روٹی پر دن بھر کام کرنا پڑتا ہے۔ اسطرح ان سب مردوروں کے کام کا نہ تو کوئی ٹائم مقرر ہے اور نہ کوئی اجرت اس سے کہا جاتا ہے کہ کم از کم پانچ روپے اٹھ کر کام شروع کر دے۔ کام کے دوران میں اس کو کوئی وقفہ بھی نہیں دیا جاتا۔ صبح کے ۵ بجے سے شام کے ۶ بجے تک مسلسل کام کرتا ہے۔ ۱۲-۱۳ گھنٹے مسلسل کام کا معاوضہ اس کو اس قدر قلیل دیا جاتا ہے کہ اس میں اس کے بیوی بچے کس طرح پھول پھل سکتے ہیں؟ زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ ملتا ہے۔ غور کیجئے کہ ہم یہاں اسمبلی میں ۲-۳ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن یہاں ہمیں وقفہ دیا جاتا ہے۔ دن بھر کام کرنے کے بعد وہ ایک روپیہ لیکر اپنے مکان آتا ہے اور بار بار پیسے

ایک سیر حوار لانا ہے۔ اس ایک سیر حوار میں اس کی سوی اور نایح جیسے کسطرح گور سرکر سکتے ہیں ؟ اس طرح مردوروں کا معاوضہ اور ان کے کام کا ٹائم مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ ان لوگوں کو حوکام دنا حاتا ہے اوسکی مہرست مقرر کردیجائی چاہئے کہ اسے وقف میں اساکام لیا جائے تاکہ اوسکو آرام لیسے کے لئے کوئی وقت ملے۔

جیونہی قسم کا مردور قرضہ دار مردور ہے۔ یہ ایسا مردور ہے جسکو قرضہ دیا جانا ہے۔ گورنمنٹ کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ قرضہ کیوں لیتا ہے ؟ یہ آب کا ہارا تجربہ ہے کہ یہاں ہم ایکس میں مستحب ہوئے اس زمانہ میں ہم کو بھی قرضہ لیا ہوا اور میں نہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ ہم سے آریبل سمپرس کی بحوالہ وغیرہ بھی اسی قرضہ میں جارہی ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی خانگی ضروریات کی تکمیل کے لئے قرضہ لیا ہوا ہے۔ بچہ بڑا ہوجانا ہے تو اوسکی سادی کرنی پڑتی ہے۔ لڑکی بڑی ہوجاتی ہے تو اوسکا بیاہ کرنا پڑتا ہے۔ عور فربائے کہ ایک رویہ کالے والا مردور کسطرح اسے لڑکے یا لڑکی کی سادی کر سکتا ہے ؟ اوسکو کسی نہ کسی ساھوکار سے قرضہ لیا ہوا ہے گورنمنٹ کہتی ہے کہ اگر کوئی قرض دیسے والا زیادہ سود لے تو اوسکے خلاف کارروائی کجا سکتی ہے۔ لیکن اسے ساھوکار دہانوں میں انہی موجود ہیں حوق صد ۶ رویہ ماہانہ سود لیتے ہیں۔ جب قرضہ دار مردور ساھوکار کے پاس جاتا ہے اور قرضہ کا مطالبہ کرنا ہے تو ساھوکار کہتا ہے کہ پہلے سود دینا پڑیگا اور سوئے جاندی کے ریوراب رہی رکھنے پڑینگے۔ اس عریب کے پاس سوئے جاندی کے ریوراب کہاں ہوتے ہیں ؟ محبوراً اوسے اس مکان حسمیں وہ اس سر جھیاتا ہے رہی کردینا پڑتا ہے اور چارچہ فصد سود ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر وہ سود ادا نہ کر سکے تو اسکا مکان ساھوکار انے قصہ میں لے لیتا ہے۔ تائے کہ وہ ایک رویہ کا مزدور کہاں سے اسقدر سود ادا کر سکتا ہے ؟ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساھوکار صابطہ کے تحت کارروائی کرتا ہے اور عدالت سے ڈگری لیکر اس کا مکان اسے قصے میں لے لیتا ہے۔ مکان دوسرے کے حوالے کر کے وہ عریب ے سہارا زندگی سر کرے پر محبور ہوجاتا ہے۔ اس طرح مردور قرضہ لیکر سالہا سال تک قرضہ دیسے والے کا علام بن جاتا ہے۔

ناحویں قسم اس مردور کی ہے جس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ آنکو یہ سکر حیرب ہوگی کہ بھلا مف کام کون کریگا۔ لیکن میں آنکو یقین دلانا ہوں کہ ایسا بھی ایک مردور ہوتا ہے جس سے مف کام لیا جاتا ہے۔ اس مردور سے بٹیل پٹواری کہتے ہیں کہ تو آکر ہمارے دروازے پر بڑا رہ جا۔ چاہیں تو ہم تجھے روئی دیگے نہیں تو کیجہ ہیں۔ ایسے مردور سے نہ صرف بٹیل پٹواری کام لیتے ہیں بلکہ سرکاری عہدہ دار جب دورے پر آتے ہیں اور تعلقدار تحصیلدار اور دوسرے عہدہ دار جب گاؤں میں آتے ہیں تو اسکا یہ فرض ہوجاتا ہے کہ وہ جاؤڑی پر حاضر ہو۔ اس سے سامان اٹھوایا جاتا ہے اور دوسرے کام بھی لئے جاتے ہیں۔ نہ بے ویگ بیگار۔ کہا جاتا ہے کہ بیگاری ختم ہوگئی مگر میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ بیگاری ختم نہیں ہوئی۔ ان سے رابطہ بھی لیا جاتا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ جتنا راج ہے۔ عوامی حکومت ہے لیکن ان

لوگوں کے مفاد کے لئے ہو کچھ کرنا چاہئے ہیں کرتے۔ آج جو رولیشن لایا گیا ہے اس سے اتفاق کرتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ رعایا کے قانون نافذ ہونا چاہئے۔ ان کے لئے ایسے کوئی رولس (Rules) بنائے جائیں۔ ایک آرٹیکل ممبر نے کہا کہ ان کے لئے بوس یا انعام کی سطح (Fix) کیا جاسکتا ہے؟ میں کہتا ہوں کہ رعایت کے مردور کو بھی بوس دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ یہ چیر مالک کو منظور ہو۔ اگر ہم چاہیں تو ان پانچوں قسم کے مردوروں کو آرگنائز (Organize) کر سکتے ہیں اور اس طرح انکو مالک کے خلاف رسیدار کے خلاف منظم کر سکتے ہیں تاکہ وہ انکے ساتھ برا سلوک نہ کر سکیں۔ اگر ایسا قانون بن جائے تو ہم اپنے مطالبات انکے سامنے رکھ کر انکو پورا کرنے کے لئے مجبور کر سکتے ہیں۔ ہم سے لوگ کاشتکاروں کی ہمدردی کرتے ہیں۔ ان میں بڑے کاشتکار بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بڑے بڑے کاشتکاروں کے عزیز ہیں جو یہاں عوام کے نمائندوں کی حیثیت سے آئے ہیں۔ ان امور پر غور کر کے ہم قانون نافذ کریں تو ہر ہوگا۔ ہمیں عوام کی فلاح و ہود کے نقطہ نظر سے کام کرنا چاہئے۔ ان پانچوں قسم کے مردوروں کا سگھٹن (سبھٹن) کر کے مردوروں کے مفاد کے خلاف کام کرنے والوں کے مقابلہ میں آواز بلند کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہمارے دل صاف ہوں۔ نہ صرف مل اور کارخانوں کے مردوروں کے لئے قانون نافذ ہونا چاہئے بلکہ کھیت مردوروں کے لئے بھی قانون کی بحد ضرورت ہے۔ اس طریقہ سے ان کے لئے ٹائم مقرر ہونا چاہئے۔ ماہانہ دار مردور کے لئے بھی مناسب مردوری اور روزانہ دار کے لئے بھی کم از کم تین روپیہ دئے جانے کا انتظام کیا جانا چاہئے۔ حتک ان کے لئے ایسا قانون نہ بنایا جائے دیہات کے پٹیل پٹواری دیسکھ دیسپانڈے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہی سب کچھ ہیں ٹھیک نہ ہونگے۔ اگر ایسا قانون نافذ ہو جائے تو وہ یہ سمجھ لیں گے کہ ہم پر بھی کوئی ڈنڈا موقوف ہے۔ اس طرح مردوروں کی راحت کا انتظام ہو سکتا ہے۔ آخر میں میں ہاؤس سے یہ بتاتی (دینتی) کروں گا کہ مردوروں کے مسائل کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

شری جی۔ سری راملو (متنہی)۔ مسٹر اسپیکر۔ آج دن خاص کر ہم اہم ہے۔ مجھے فخر ہے کہ آج صبح معوں میں ہم اسمبلی میں بیٹھ کر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے پہلا چپٹر (Chapter) کھول رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر دھیان دیں تو آپ خود یہ محسوس کریں گے کہ لاؤ اسپیکر کے قانون کے مقابلہ میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ بلس ایسے ہیں جن سے حقیقت میں دیش کا سدھار ہو سکتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر ٹریزری بنچس (Treasury Benches) کی جانب سے ایسے بلس پیش کئے جاتے۔ یہ ایسے مسائل ہیں جن کو حل کر کے ہمارے دیش کو سلف سفیشینٹ (Self-sufficient) بنایا جاسکتا ہے۔ اول تعلقدار اور سکریٹریوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جا رہی ہیں لیکن ان غریبوں کے مسائل پر بھی غور کرنا چاہئے تاکہ انکی بھی زندگی راحت و آرام سے گذرے۔ لیکن انکے مسائل جب پیش ہوتے ہیں تو کسی نہ کسی طرح دستور کو آڑے لایا جاتا ہے۔ ایک آرٹیکل

ممبر نے کہا کہ قانون بھگت سنگھان موجد ہے ۔ یہاں نہ صرف وہ قانون ہے بلکہ اور بھی بہت سے قانون ہیں جنہیں پیسرو حکومت نے جس نے وار کیا ہے نایا تھا ۔ کیا آئینل ممبر مانتے ہیں کہ قانون بھگت سنگھان کافی ہے ؟ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس قانون سے کوئی فائدہ نہیں ہے اس لئے وہ قانون سو رہا ہے ۔ وہ ایسا ہی قانون ہے جیسا کہ قانون انسداد برحمی بر حابوران یا قانون انسداد گداگری ہے ۔ جب ایک ضروری رولیس آئی کے سامنے پیش ہوا ہے تو آپکو چاہئے کہ اس پر کافی طور سے دھیان دیں اور سنجیدگی کے ساتھ سوچیں اور اسے روعمل لانے کی کوشش کریں ۔ اس رولیشن میں حو حو نائیں کہی گئی ہیں وہ تحریر کے تحت لائی گئی ہیں ۔ بیسک ویجس (Basic Wages) کے بارے میں حو سوال اٹھایا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت بڑا سوال ہے ۔ اسکو لیجسلیشن (Legislation) میں لائے بغیر رہا ہارے لئے موزوں نہیں ۔ آج حاتے ہیں کہ فیکٹری اور کار حارے کے مالک مزدوروں کا خون چوس رہے ہیں ۔ ہم کو کوئی ایسا قانون لانا چاہئے جس سے ان کا رویہ درس ہو اور وہ اکسپلائیٹیشن (Exploitation) سے نار آئیں ۔ ہمیں بیسک ویجس کے بارے میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے ۔ اگر اس طرح نہ کریں تو ہم بر جارج (Charge) رہیگا کہ مزدوروں کی دسمی کی حو پالیسی کانگریس چلا رہی ہے اور کیا پٹلسٹ (Capitalist) جاعت کو رپریرنٹ (Represent) کرتی ہے وہی پالیسی آج بھی چلا رہے ہیں ۔ اسلئے اس پر فوری غور کرنا چاہئے ۔ اس طرح ون مٹھس لیو ونہ بے (One month's leave with pay) اور دوسرے الوس کے حو نلس ہیں اور حکے ہوئے سے مزدور بے حا رہے ہیں انکو منظور کرنا چاہئے ۔

میری کانگریس ممبرس سے یہ اپیل ہے کہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ حیدرآباد میں کسانوں اور مزدوروں کا خون چوسا جا رہا ہے ۔ اس رولیشن پر کوئی اعتراض نہ کیا حائے اور اس کی نائیدی حائے ۔ لوکل سلف گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے سامنے جب میونسپالٹی کے مزدوروں کا مسئلہ رکھا حاتا ہے تو انکے پاس مزدوروں کے لئے کافی فنڈ نہ ہونا تلا حاتا ہے ۔ ان کے لئے فنڈس فراہم کرنا ضروری ہے ۔ جب مزدوروں کا سوال پیتس حوتا ہے تو یہ حیلہ کیا حاتا ہے کہ بحث میں گحائش نہیں ہے ۔ لیکن انکی محنت پر بحل بانے کے حواب دیکھا اور انکا خون چوسا برابر حازی ہے ۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ بحث میں چلے ان کے لئے امونٹ (Amount) الاٹ (Allot) کریں اور بعد میں اپنا پلان (Plan) بائیں ۔ حو مزدور دیش کی سیوا کرتے ہیں ان کے لئے پہلے سوچنا چاہئے ۔ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ پنجس انکے حق کو، نظر انداز نہ کریں ۔ یہ وقتیہ رولیشن پیش کیا گیا ہے اس پر پورا غور کیا جانا چاہئے ۔

لوکل گورنمنٹ مشنر (شری انا رائے) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ مجھے اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ہے کہ دیشبانڈ سے مالحب کے پیش کئے ہوئے رولیشن میں جو چیزیں بتائی گئی ہیں ان سے میں متفق ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی گورنمنٹ اس کے

محرف ہیں ہوسکتی - اس میں حوکڈیتنس (Conditions) لیورس اور کامگاروں کے لئے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ فڈامٹلس (Fundamentals) میں سے ہیں - یہ ایک فڈامٹل رائٹ (Fundamental Right) ہے کہ ہر شخص کو اسکی زندگی میں آرام و آسائش کا موقع فراہم ہونا چاہئے - اس سے کون انکار کر سکتا ہے ؟ لیکن اسکے ساتھ ساتھ موور (Mover) نے یہ ہیں سوچا کہ کانستٹیوشن (Constitution) میں جہاں فڈامٹل رائٹس کا ذکر کیا گیا ہے وہیں ڈائریکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ پالیسی (Directive Principles of State Policy) کا بھی ذکر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ حتیٰ چیریں اس رولویوس میں موجود ہیں وہ ڈائریکٹیو پرنسپلس میں بھی موجود ہیں - اور گھٹنا (घटना) کے انوسار (अनुसार) میں - ” فلاسفی میکس نو برڈ “ (Philosophy makes no bread) - اس میں سک ہیں کہ اظہار حیا کی آزادی ہوئی چاہئے لیکن صرف لاؤڈ اسپیکر میں نکارے سے کوئی چیز ملسے والی ہیں ہے - ڈائریکٹیو پرنسپلس آف اسٹیٹ پالیسی میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنی پالیسی کے مرہب کرنے میں کی کی چیروں کو دیکھا چاہئے - کیونکہ ”میاں کیاں ناٹ لیو بائی برڈا لون (Man can not live by bread alone)“ آدمی صرف کھانے سے زندہ ہیں رہتا - اسلئے آرام اور آسائش کو فڈامٹل رائٹس میں داخل کیا گیا ہے - چاہیہ جو رولویوس پیش کیا گیا ہے اسکے اصول سے تو کسی کو اختلاف میں ہوسکتا لیکن اسکو آپریشن (Operation) میں لانے میں اختلاف رائے ہوسکتا ہے - اہوں نے فڈامٹل رائٹس پر تو ہر رور دیا ہے لیکن کتنے ایسے ہیں جو فڈامٹل رسپانسبلٹی (Fundamental responsibility) (ہر دھیاں دیتے ہیں ؟ ان دونوں باتوں کے درمیان اسا ہی فرو ہے حتاکہ گورنمنٹ اور اپوریس کے درمیان میں - دیشپانڈے صاحب نے

Sri Papi Reddy —(Interrupting the hon. Minister for Local Government) I request the Hon'ble Minister not to mention individual names.

شری اراؤ - ٹھیک ہے - یہ فڈامٹل ڈیفرس (Fundamental difference) ہے - آپ اسی کو ڈیموکریٹک طریقہ بتاتے ہیں گورنمنٹ جو حو رائٹس ہیں امیں قانون کے دریعہ لانا چاہتی ہے لیکن دوسرے پارٹیز ایسا نہیں چاہتے - ایک صاحب نے ڈیموکرائٹک لیونگ (Democratic Living) کی تعریف کی - یہ بتلاتے ہوئے کہ ڈیموکرائٹک لیونگ کیا ہے اہوں نے کہا کہ -

“ To Convert every occasion of non-agreement into an occasion of agreement ”

جہاں جہاں نان اگریمنٹ (Non-agreement) کا سوال پیدا ہوتا ہے اسے ہر طرف سے اگریمنٹ (Agreement) میں تبدیل کیا جائے - لیکن

میں سمجھتا ہوں کہ آرہیل ممبر کی ہارٹی ہر اگریٹ کے اکیزوں (occasion) کو ناں اگریٹ میں تبدیل کرنا چاہتی ہے ۔ اس میں حو فڈاسٹل چیریں تلاق گئی ہیں ان سے انکار نو ہیں کرسکتے ۔ بعض ممبروں نے یہ کہا کہ لاؤڈ اسپیکر سے متعلق درسم کا دل لایکی عاٹے رزولوشن کے مذکورہ امور سے متعلق بس لائے جائے تو بہتر ہوتا ۔ انکا خیال درسب ہے لیکن ایروج (Approach) میں فرو پڑا ہے ۔ حیساکہ آرہیل ممبر نے کہا کہ لسٹ ہیں ۔ ایک وہ حو سٹرل پرویو (Central purview) میں آتی ہے ۔ دوسری اسٹیت برویو (State purview) میں اور تیسری کانکریٹ لسٹ (Concurrent list) ہے ۔ لیبر کے حتے قوانین ہیں وہ سب کانکریٹ لسٹ میں آتے ہیں ۔ میں آپکو لسٹ بتاتا ہوں جس میں سٹرل گورنمنٹ نے قوانین پاس کئے ہیں ۔

LIST OF LABOUR ENACTMENTS IN FORCE IN THIS STATE :

- 1 The Factories Act 1948.
- 2 Workmen's Compensation Act 1923.
- 3 Indian Trade Unions Act 1926
- 4 Payment of Wages Act 1936.
5. The Industrial Disputes Act 1947.
- 6 The Industrial Disputes Appellate Tribunal Act 1950.
7. The Employment of Childern Act 1938
8. The Living Wages Act
9. The Industrial Employment (Standing Orders Act).
10. The Employers Liability Act 1938
11. The Minimum Wages Act 1948
12. The Provident Fund Act 1925.
13. The Indian Boilers Act 1923.
14. The Cotton Weaving, Spinning and Ginning Act 1925.
15. The State Employers Insurance Act 1948
16. The Provident Fund Act 1952.
17. The Weekly Holidays Act 1942, (But not in force).

گویا سٹرل پارلیمان نے اس میدان میں اتے قوانین بنائے اور وہ اسٹیت پر بھی لاگو کئے گئے ہیں ۔ آپ نے جو رزولوشن پیش کیا ہے اسکے آپریٹیو پارٹ (Operative part) میں مشکلی یہ ہے کہ سنٹر نے کانکریٹ لسٹ میں اس مسئلہ کو رکھکر اسٹیت پر لاگو کیا

ہے۔ اگر ہاؤس اس رزولوشن کو منظور بھی کرے تو اس میں بحاریت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر پارلیمنٹ کوئی قانون اس میدان میں لائے تو اسٹیٹ کو سپر سیڈ (Supersede) میں کر سکی۔ سٹرے جب قانون بنا کر اسٹیٹ پر لاگو کیا ہے تو اسٹیٹ اپنے لیجسلیچر (Legislature) کے ذریعہ اسے سپر سیڈ میں کر سکی ایسی صورت میں رزولوشن کے آپریٹو پارٹ میں یہ مسئلہ نہیں آتی ہے۔ البتہ رزولوشن اگر اس شکل میں پیس ہونا کہ سٹرے جو فلاں فلاں قانون نافذ کئے ہیں ان میں ترمیم یا تبدیلی کی جائے تو ہاؤس اس قسم کی سفارس کر سکتا ہے۔ لیکن اب اس رزولوشن کے آپریٹو پارٹ میں کسی طرح کی بحاریت نہیں ہے۔ پارلیمنٹ (Parliament) میں فیر ویجس ایکٹ (Fair Wages Act) انٹرویو (Introduce) کیا گیا ہے۔ ہاؤس آف پبلکس (House of peoples) میں وہ جیریں آتی ہیں تو ایسی صورت میں کیا یہ ہاؤس ان جیروں کے بارے میں کوئی قانون پیس کر سکتا ہے؟ میں عرض کروں گا کہ کوئی قانون پیس نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسمبلی اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے قانون منظور بھی کرے تو اسے پریسیڈنٹ (President) کی منظوری نہیں مل سکتی کیونکہ یہ جیر کانکریٹ لسٹ میں ہے اور اسکی منظوری لیا ہایب ضروری ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ رزولوشن میں جو آئٹمز (Items) ہیں ان سے انکار تو نہیں کیا جاسکتا لیکن آپریٹو پارٹ کے بارے میں قوانین موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں پارلیمنٹ بھی مرید عور کر رہی ہے۔ ممکن ہے اس سلسلہ میں بہت حائل لحاظ میں آجائے۔ ایسی صورت میں وہاں بھی حیدرآباد کے نمائندے یا دوسرے نمائندے لیجسلیویشن کے بارے میں مسائل پیش کر سکتے ہیں لہذا اس اسمبلی میں اس مسئلہ کا حل ممکن نہیں ہے۔

Business of the House.

مسٹر اسپیکر - اب وقت ہو گیا ہے۔ آئندہ بحث جاری رہیگی۔
شری وی۔ ڈی۔ دیسپانڈے - میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ رولس (Rules) میں -

“Every week one day be reserved for non-official resolutions.”

ایسا لکھا ہے۔ اب اسکے بعد نان آفیشل رزولوشنس (Non-official Resolutions) کے لئے قسٹ جولائی کا دن رکھا گیا ہے۔ لیکن درمیانی ویک (Week) میں ان کے لئے کوئی دن مقرر نہیں ہوا ہے۔

مسٹر اسپیکر - اسکے ساتھ ہی دوسرے رولس یہ بھی ہیں کہ جب بحث سشن (Budget session) شروع ہوگا تو دوسری جیریں درمیان میں ہیں آئینگی۔ میں چاہتا ہوں کہ نان آفیشل ڈیز (Non-official days) کی پوری پابندی کی جائے اور نان آفیشل برنس (Business) کو کافی موقع دیا جائے۔

میں ایک اور چیز بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ ابھی ایک امڈسٹ آیا ہے چونکہ یہ وقت پر نہیں ملا اسلئے چھاپ کر یا سائلوں کو سائل کروا کر ممبرس میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ جو بھی امڈسٹس بیس ہوتے ہیں انکی کاپیاں ممبرس میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ اس لئے میں ممبرس سے یہ خواہش کرونگا کہ وہ جو امڈسٹس پیش کرنا چاہتے ہیں ان کی نوٹس چار دن پہلے دیدیں۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ سوال یہ ہے کہ جو رزولوشن ملا ہے وہ کل ہی ملا ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ صابطہ کے لحاظ سے کوئی رزولوشن اندرون مدت نہیں آیا ہے لیکن ٹیکنیکیا لٹیر (Technicalities) کی بنا پر میں اس رزولوشن کو خارج کرنا نہیں چاہتا۔ بہر حال حتیٰ سہولتیں مہم پہنچائی جاسکتی ہیں یہ پچائی جانی چاہئیں۔ امڈسٹس کے لئے چار دن کی حوصلت رکھی گئی ہے اسکی بھی باندی کی جائے تاکہ سہولت ہو۔ نوٹیسس (Notices) کا حوالہ قانون رکھا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ ممبرس کو سہولت ہو۔ اب ہاؤس اڈجرن ہوا ہے۔

We shall meet tomorrow at 9 a.m.

The House then adjourned till Nine of the Clock on Tuesday the 17th June, 1952.